http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ تا ۵ محرم ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اپریل ۹۹ | شمارہ نمبر ۴۷

مرزائیوں کے سوالات کے جوابات

مدینہ منورہ ایک مختصر تعارف

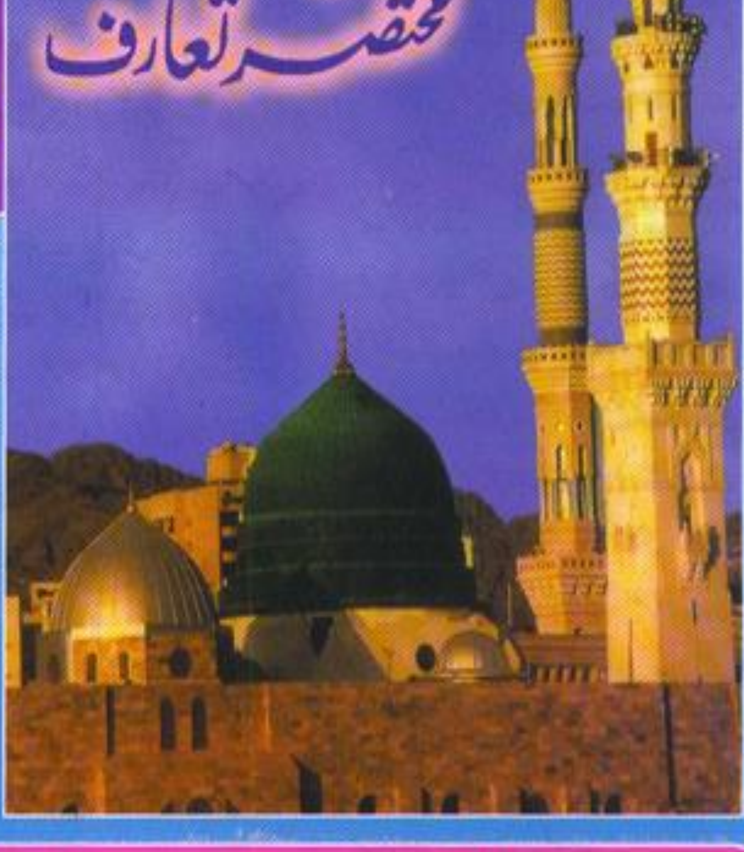

شہیدِ مدینہ سیدنا عمر ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ

امیر شریعت کی پانچ باتیں

مردِ قلندر مولانا غلام غوث ہزاروی

قیمت: ۵ روپے

نصیحت کرنے کے آداب:

س..... اگر میرے ساتھ کام کرنے والا یا کوئی رشتہ دار کسی طریقہ یعنی تبلیغ یا نرمی سے سمجھانے پر بھی نماز پڑھنے یا غلط عمل کے ترک کرنے پر آمادہ نہ ہو تو اس کے ساتھ دین اسلام کی رو سے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟

ج..... اپنے مسلمان بھائیوں کو نیکی کرنے اور برائی چھوڑنے کی ترغیب دینا تو فرض ہے، مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ بات بہت نرمی اور خوش اخلاقی سے سمجھائی جائے۔ طعن و تشنیع کا لہجہ اختیار نہ کیا جائے۔ اور تبلیغ کرتے وقت بھی اس کو اپنے سے افضل سمجھا جائے، اگر آپ نے پیار و محبت سے سمجھایا اور اس کے باوجود بھی وہ نہیں مانا تو آپ نے اپنا فرض ادا کر لیا۔ اب زیادہ اس کے پیچھے نہ پڑیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اسے راہ راست کی توفیق عطا فرمائے اور کسی مناسب موقع پر پھر نصیحت کریں۔ بہر حال یہ خیال رہنا چاہئے کہ ہمیں بیماری سے نفرت ہے، بیمار سے نہیں۔ جو مسلمان بے عمل ہو اسے حقیر نہ سمجھا جائے بلکہ اخلاق و محبت سے اس کی کوتاہی دور کرنے کی پوری کوشش کی جائے اس کے لئے تدابیر سوچی جائیں۔

جوان مرد اور عورت کا ایک بستر پر لیٹنا

س..... کیا عورتوں کے کمرے میں مرد اکٹھے سو سکتے ہیں جبکہ مردوں کے علیحدہ کمرے موجود ہوں۔ ان گناہگار آنکھوں نے کئی بار عورتوں کے ساتھ مردوں کو رات بھر ایک بستر پر سوتے دیکھا ہے اور ان کو منع کیا مگر بد قسمتی سے تلخ جواب ملا یہ کہتے ہوئے کہ انسان تو چاند تک پہنچ گیا ہے اور تم ابھی تک دقیانوسی خیالات بار بار دہراتے ہو۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں یہ سب ٹھیک ہے۔ پچاس برس کی ماں اپنے پچیس برس کے بیٹے کے ساتھ سو سکتی ہے اور اس طرح پچیس سال کا بھائی اپنی بیس برس کی بہن کے ساتھ سو سکتا ہے؟

ج..... حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ "جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کر دو" (مشکوٰۃ ص ۵۸) پس جوان بہن بھائیوں کا ایک بستر پر سونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ انسان کے چاند پر پہنچ جانے کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس ترقی کے بعد انسان، انسان نہیں رہا جانور بن گیا ہے اور اب اسے انسانی اقدار اور قوانین فطرت کی پابندی کی ضرورت نہیں تو ہم اس ترقی کے مفہوم سے نا آشنا ہیں۔ ہمارے خیال میں انسان چاند چھوڑ کر مریخ پر جا پہنچے اس پر انسانیت کے حدود و قیود کی رعایت لازم ہے اور اسلام انسانیت کے فطری حدود و قیود ہی کا نام ہے۔ جو لوگ اسلام کی مقدس تعلیمات کو "دقیانوسی باتیں" کہہ کر اپنے آزاد خیالی اور ترقی پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ دراصل یہ چاہتے ہیں کہ انسان اور حیوان کا امتیاز مٹ جانا چاہئے، ایسے لوگوں کو مسلمان کہنا ہی غلط ہے۔

بد اخلاق نمازی اور با اخلاق بے نمازی میں سے کون بہتر ہے؟

س..... ایک شخص ہے نمازی اور بہت نیک اور پرہیزگار، مگر اس کے اخلاق اچھے نہیں، ہر ایک کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتا ہے اور ایک شخص بے نمازی اور پرہیزگار بھی نہیں ہے مگر اس کے اخلاق بہت اچھے ہیں، ایسی صورت میں کس کا عمل اچھا ہے؟

ج..... آپ کی یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ عبادات کی تو تاثیر یہ ہے کہ وہ انسان کو مہذب بنا دے، اس کا دل نرم کر دے، اس کے اخلاق کو اچھا بنا دے، اس کے تکبر کو ختم کر دے، کیونکہ نماز کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بے حیائی اور فواحش سے روکتی ہے، پھر جب انسان نماز میں تواضع سے سر جھکاتا ہے تو تکبر ختم ہو جاتا ہے۔ ہر وقت وہ نماز میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ مجھے نیک لوگوں کے راستہ پر چلا اور نیک لوگوں کے اخلاق اچھے اور اعلیٰ ہوتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ عبادت کا اثر یہی ہے کہ اس کے اخلاق بھی اچھے ہو جائیں۔ اب اگر عبادات اس میں یہ تاثیر نہیں کرتی تو معلوم ہوا کہ اس کی عبادت میں کوئی نقص ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی عبادات کی اصلاح کرے، لیکن اس کو نماز، روزہ اور دیگر نیک کاموں کا اجر اپنی جگہ الگ ملے گا اور بد اخلاقی کا گناہ اپنی جگہ الگ، اسی طرح با اخلاق شخص جو کہ نیک اعمال نہیں کرتا اور فرائض میں کوتاہی کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو فطرت سلیم اور صحیح طبیعت عطا کی ہے مگر وہ اپنی غفلت اور کوتاہی اور شیطان کے بہکانے میں آ کر اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہے تو اس کو ان فرائض میں کوتاہی کی سزا ضرور ملے گی، ان دونوں اشخاص کی آپس میں کوئی نسبت نہیں دونوں ہی صحیح راستہ پر نہیں، ایک نے ایک حصہ دین کا چھوڑ دیا اور دوسرے نے دوسرا دین کا حصہ چھوڑ دیا اس لئے دونوں ناقص ہیں۔

O

بسیاد :
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆شیخ احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اختر
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

ہفت روزہ
ختم نبوة
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ تا ۵ محرم ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اپریل ۱۹۹۹ء | شمارہ ۴۷

سرپرست : حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ : مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر : مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

۲۹۵-سی مقدمات اور حکومت کا غلط طرز عمل	(اداریہ)	4
مرزائیوں کے سوالات کے جوابات	(مولانا منظور احمد چنیوٹی)	6
مدینہ منورہ مختصر تعارف	(مولانا محمد عثمان منصور پوری)	10
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	(مولانا محمد نذیر احمد تونسوی)	14
امیر شریعت کی پانچ باتیں	(مولانا عبدالکریم کلاچوی)	20
حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ	(قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)	22
اخبار ختم نبوت		23

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر : محمد انور رانا
قانونی مشیر : حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائنر : [illegible]
کمپیوٹر کمپوزنگ : فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک : امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا : ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ : ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک : ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک : فی شمارہ : ۵ روپے
سالانہ : ۲۵۰ روپے ششماہی : ۱۳۰ روپے سہ ماہی : ۷۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹۰۷۸۴ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر : جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر : حضوری باغ روڈ ملتان فون : ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس : ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس : 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر : عزیز الرحمن جالندھری طابع : سید شاہد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹۵-سی مقدمات اور حکومت کا غلط طرز عمل

نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت کے مقابلے میں دنیا کی ہر چیز ہیچ ہے۔ آپ کی عظمت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں نے ہر دور میں ایسی قربانیاں پیش کیں کہ تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں پہل فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کے لئے نمونہ پیش کر دیا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار قریش کا سفیر بار بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ جھٹک کر کہا کہ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر اپنے ناپاک ہاتھ کو نہ لگا۔" ایک مرتبہ کفار قریش کا ایک سفیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرنے کے لئے گیا۔ واپس آ کر اس نے ابوجہل اور دیگر بڑے بڑے سرداروں کی موجودگی میں کہا کہ "تم لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کسی صورت میں شکست نہیں دے سکتے کیونکہ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں لیکن میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں اور ساتھیوں کو جس انداز سے عقیدت و محبت کرتے دیکھا اس کی مثال کہیں نہیں دیکھی وہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو کے اشارے پر جان دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آپ کے وضو کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے۔" خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ انجیل کا مطالعہ کر رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا تو آپ کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے کہا "اے عمر! تجھے تیری ماں روئے" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں دیکھ رہا۔ آپؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی غضبناکی کی طرف دیکھا تو فوراً پکار اٹھے: "میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔" حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار قریش نے دھوکہ سے گرفتار کر لیا اور کئی سو اونٹ کے مقابلے میں فروخت کر دیا تاکہ کفار اپنے والد کا بدلہ ان سے لے سکیں جس وقت ان کو پھانسی دی جانے لگی تو ابوجہل نے سوال کیا کہ اگر تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پھانسی دے دی جائے؟ (نعوذ باللہ) تو حضرت خبیبؓ فوراً بول اٹھے "میں اس بات کو برداشت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا چبھنے کی تکلیف ہو اور میری جان بچ جائے۔" اسی وجہ سے جب بھی کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی ناپاک جسارت کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس شخص کو زندہ رہنے نہیں دیا۔ مشہور منافق ابی بن کعب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو ان کے صاحبزادے جو کہ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے قسم کھائی کہ میں تم کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لی تو ان کی جان بخشی ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو طعن کا نشانہ بنانے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ انگریزوں کے ظالمانہ دور میں بھی کسی عیسائی یا ہندو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی کوشش کی تو غازی علم الدین اور غازی عبدالقیوم نے ان گستاخ زبانوں کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ بدقسمتی سے پاکستان بننے کے بعد ان امور کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ حکومتیں اپنے اقتدار کے تحفظ میں لگ گئیں اور اس ملک میں مادر پدر آزادی اور دین سے بیزاری کا عمل شروع ہو گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت جس نے صرف تحریک پاکستان کی ہی مخالفت نہیں کی تھی بلکہ انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کی جدوجہد کو غدر کا نام دیا تھا۔ انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا تھا۔ انگریزی حکومت کو اللہ کی رحمت اور ملکہ برطانیہ کو اللہ کا سایہ قرار دیا تھا کشمیر کو ہندوستان میں شامل کرنے کی بھرپور جدوجہد کی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد اپنے پیروؤں کو حکم دیا تھا کہ اپنی لاشیں امانت کے طور پر دفن کریں "عنقریب اکھنڈ بھارت بنے گا اور ہمیں قادیان دوبارہ مل جائے گا" انگریزوں کی شہ پر ان کو کلیدی آسامیوں پر فائز کیا گیا۔ سر ظفر اللہ قادیانی جس کی زندگی انگریزوں کی غلامی سے تعبیر تھی جس نے تقسیم پاکستان میں ڈنڈیاں ماریں کئی علاقے ہندوستان کے حوالے کئے "مسلم لیگ کی وکالت کے بجائے قادیانیت کی وکالت کی" اس کو وزیر خارجہ بنایا گیا اس نے کلیدی اسامیوں پر قادیانیوں کو لگایا تمام سفارت خانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے وقف کر دیا امریکہ کی غلامی میں پاکستان کو لگایا اس کی سرپرستی میں ایسا لٹریچر تیار ہونے لگا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کی دیکھا دیکھی دیگر لوگوں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا راستہ اختیار کیا لیکن یہ ملک پاکستان جو اسلام شریعت اور پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" کے نام پر حاصل کیا گیا تھا کوئی قانون ایسا نہیں تھا جس کے تحت ان مجرموں کو سزا دی جاتی۔ مسلمان یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس پر اپنے رد عمل کا اظہار کیا تو ان کے خلاف جیلوں کے دروازے کھول دیئے جاتے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا حق نواز جھنگوی رحمہم اللہ مولانا عبدالستار تونسوی ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی توہین کرنے والوں کی زبانیں روکنے کی کوشش کرتے تھے بجائے اس کے کہ ان کی حوصلہ افزائی کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو تہ تیغ کیا جاتا ان کی زبانیں بند کی جاتیں ان کو ملک بدر کیا جاتا ان کو سر عام پھانسی دی جاتی لیکن ان کو تحفظ دیا گیا اور یہ سب اسلام کے نام پر کیا جاتا رہا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چلی ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی عظمت کے لئے چلائی گئی اس وقت ربوہ اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے ختم نبوت مردہ باد کے نعرے لگائے لیکن قانون خاموش رہا۔ بڑی تحریکات اور قربانیوں کے

بعد آخر کار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور قرآن کریم اور ازواج مطہرات کی توہین پر قوانین بنائے گئے اور ۲۹۵-سی ۲۹۵-اے وغیرہ جاری ہوئے لیکن اس کا مقصد بھی مسلمانوں کے احتجاج کو ختم کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ اس قانون کی زد میں ایک مرتبہ دو عیسائی زد میں آئے۔ ہائی کورٹ نے سزا سنائی بے نظیر حکومت نے ان مجرموں کو اعزاز و اکرام کے ساتھ راتوں رات جرمنی روانہ کر دیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ قادیانی اور عیسائی کھلے عام توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن ایس ایچ او ۲۹۵-سی کے تحت ایف آئی آر درج کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ دھمکیاں دیتے ہیں ڈی سی اور کمشنر اور ہوم سیکریٹری کے پاس جاکر منظوری لی جائے تب بھی ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے نا ہائیکورٹ سے منظوری جائے تو ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے لیکن مقدمہ نہیں چلتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا احمد میاں حمادی نے اس سلسلے میں ٹنڈو آدم میں ایف آئی آر بڑی مشکل سے درج کرائی ایک پینٹر کے خلاف ایک اخبار جہاں کے خلاف اور ایک کنور ادریس کے خلاف لیکن کنور ادریس کے وکیل کے کہنے پر مقدمات کراچی منتقل کر دیئے گئے۔ گویا مولانا حمادی کو سزا دی گئی کہ انہوں نے کیوں مقدمات درج کئے ہر پیشی پر وہ کئی گھنٹے کا سفر کر کے آتے ہیں تو تاریخ دے دی جاتی ہے اور کنور ادریس اور دیگر مجرم پیشی میں نہیں ہوتے۔ یہ کس طرح کا قانون ہے؟ خود اندازہ کر لیں، جسٹس کارس جی نے اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف لکھا ۲۹۵-سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کی بات کی تو ہمارے اعلیٰ افسر نے ہاتھ جوڑ دیئے کہ خدا کے واسطے یہ نہ کریں۔ ورنہ ہمارے لئے امریکہ، برطانیہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے مقابلے میں امریکہ، برطانیہ اور انسانی حقوق کی تنظیمیں مقدم ہو گئیں۔ افسوس ہے اس ملک پر اور اس کے قوانین پر! اس لئے ہم بجا طور پر یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ۲۹۵-سی کے مقدمات کو خصوصی عدالتوں کے دائرہ کار میں لایا جائے اور جس جگہ مقدمہ درج ہو وہیں چلایا جائے ورنہ مسلمان مجبور ہوں گے کہ خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔

مولانا فضل الرحمٰن پر اکابر کا اعتماد

مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمٰن کو ابتداء ہی سے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی سرپرستی اور اعتماد حاصل رہا ہے اور ہر مشکل وقت میں حضرت نے ان کی رہنمائی کی جس کی وجہ سے جمعیت علماء اسلام نے متفقہ طور پر پہلے سیکریٹری جنرل اور پھر جمعیت علماء اسلام کے امیر کے لئے مولانا فضل الرحمٰن کا انتخاب کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے بھی اس اعتماد پر ہمیشہ پورا اترنے کی کوشش کی اور ہر مرحلے پر حضرت سے رہنمائی حاصل کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہر مشکل وقت میں ساتھ دیا۔ ۱۹۸۴ء میں جب امتناع قادیانیت آرڈیننس کے لئے اسلام آباد سے مارشل لاء دور میں پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرنے کی تحریک چلی تو مولانا فضل الرحمٰن جمعیت علماء اسلام کے تمام کارکنوں کے ہمراہ صف اول میں موجود تھے اس وجہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر کارکن کے دل میں مولانا فضل الرحمٰن کی عظمت کی گہری چھاپ موجود ہے اور ختم نبوت کی ہر کانفرنس میں ان کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سال عرفات کے میدان میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم کے ہمراہ حج کے پانچ دن گزارے، میدان عرفات میں حضرت اقدس کے ہمراہ مولانا فضل الرحمٰن نے ظہر تا مغرب وقوف عرفہ کیا۔ وقوف عرفہ کے بعد حضرت اقدس مولانا لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے فرمایا کہ ہمارے اکابر کو اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں جو کامیابی اور نصرت عطا فرمائی اس کی وجہ یہ کہ وہ جس شعبہ میں ہوں صاحب نسبت ہوتے۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ سیاسی میدان کے شہسوار ہونے کے باوجود چاروں سلاسل کے صاحب نسبت بزرگ تھے اس لئے اب آپ اس منصب پر فائز ہو چکے ہیں جہاں پوری قوم کی رہنمائی آپ کے ذمہ ہے اس لئے آپ کو صاحب نسبت ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی امداد حاصل ہو اس پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے حضرت کو آگاہ کیا کہ وہ اپنی آبائی خانقاہ موسیٰ زئی سے قدرتی طور پر وابستہ ہیں اور حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے پہلے اسی سلسلے سے خلافت و اجازت حاصل تھی اور میرے دادا کو بھی یہیں سے اجازت حاصل تھی۔ جیل میں نماز و سلوک طے کرنے کے بعد جب وہ واپس حضرت صاحبزادہ مولانا محمود صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں اپنے تمام بھائیوں کو جمع کر کے مجھے سلسلہ نقشبندیہ میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو سلسلہ چشتیہ جس میں مجھے قطب عالم شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ سے اجازت حاصل ہے اجازت دیتا ہوں ان شاء اللہ العزیز اکابر علماء کرام شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، خطیب وقت حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، قطب الارشاد ابو حنیفہ وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ کی نسبت آپ کے لئے اس عظیم کام میں رہنمائی کرے گی۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے میدان عرفات میں اس عظیم اعتماد پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا شکریہ ادا کر کے اس کو عطیہ خداوندی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان شاء اللہ علماء حق کی جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے وہ اس اعتماد پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کریں گے اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، حافظ محمد ثاقب، مولانا راشد مدنی حمادی، مولانا سعید احمد جلالپوری، حافظ عبدالقیوم نعمانی بھی موجود تھے انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کو مبارکباد پیش کی۔ عرفات کے اس میدان میں حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے تبلیغی جماعت کے بزرگ حافظ فیروز الدین اور حافظ عبدالقیوم نعمانی کو بھی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بزرگوں کے اعتماد کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر بزرگوں کو تزکیہ نفس اور اصلاح امت کے کام کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ

افاداتِ ظہورؒ

مرزائیوں کے سوالات کے جوابات

"فبھت الذی کفر"

قال المرزائی: آیت کریمہ "ورافعک الی" اور "بل رفعہ اللہ الیہ" کے زیر تفسیر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ فرماتے ہیں: "رفع عیسیٰ علیہ السلام اتصال روحہ عند المفارقة عن العالم السفلی باالعالم العلوی" اور حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "واعلم ان ھذہ الایة تدل علی ان رفعہ فی قولہ و رافعک الی ھوالرفعة باالدرجة والمنقبة لاباالمکان والجھة" پس کس کو صحیح مانا جائے؟

الجواب: (۱)..... اسی کو صحیح مانا جائے جو قرآن مجید' احادیث نبویہ' لغت عربیہ اور اجماع امت محمدیہ کے مطابق ہو' اس کے خلاف امت محمدیہ میں سے کسی فرد کا قول معتبر نہیں ہو سکتا

(۲)..... حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز حیات مسیح علیہ اسلام کے قائل ہیں اور انہوں نے حیات مسیح علیہ السلام کو قرآنی دلائل سے وضاحت کے ساتھ اپنی مایہ ناز تصنیف فتوحات مکیہ میں کئی جگہ ثابت کیا ہے؟ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں اسی امت میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ پر عمل فرمائیں گے۔" (فتوحات مکیہ جلد ۲ ص ۱۲۵)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر زندہ اٹھالیا اور وہ وہاں رہتے ہیں

(فتوحات مکیہ جلد ۳ ص ۳۴۱)

اسی طرح جلد اول ص ۱۳۵/ ۱۴۴ او ص ۱۸۵/ ۲۲۴ و جلد ۲' ص ۳/ ۴۹ وغیرہ میں بھی حیات مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا ہے' ان تصریحات کے بعد بھی اگر کوئی شخص کوئی بلا سند قول کسی غیر معروف تفسیر سے حضرت ابن عربی کی طرف ایسا منسوب کرے جو حضرت شیخ کے عقیدۂ حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف ہو تو ایسا قول قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔

پردہ نشین کا پیش کردہ قول حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کسی مستند تصنیف میں نہیں ملتا' عرائس البیان کے حاشیہ پر ایک تفسیر ابن عربی کے نام سے طبع ہوئی ہے جس کے متعلق حتمی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ کس کی تصنیف ہے' اور مرزائیوں کے لئے مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ اس قول میں بھی وفات مسیح علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے اور اس جملہ سے آگے کی عبارت نقل کرنے کی پردہ نشین کو ہمت نہیں ہوتی لا تقربوا الصلوۃ پڑھ کر وانتم سکاریٰ کو ترک کرنے والوں کی پیروی کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے اگر اس تفسیر کو شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی تصنیف قرار دیا جائے تب بھی مرزائیوں کے لئے قطعاً مفید نہیں' اصل عبارت مع تشریح درج ذیل ہے:

"رفع عیسیٰ علیہ السلام اتصال روحہ عند المفارقة عن العالم السفلی باالعالم العلوی وکونہ فی السماء الرابعة اشارة الی ان مصدر فیضان روحہ روحانیة فلک الشمس"

چونکہ یہ تفسیر تصوف اور روحانیت کے نقطۂ نظر سے ہے اور صاحب تفسیر کا مقصد صرف روح کی کیفیات بیان کرنا ہے' اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کی روحانی کیفیت کا ذکر ضروری تھا۔ فرماتے ہیں:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عالم سفلی سے مفارقت اور عالم علوی کی طرف رفع کے وقت آپ کے روح کا اتصال بھی عالم علوی کے ساتھ ہو گیا' یعنی عالم علوی کے مناسب حال ہو گیا اور آپ کا آسمان چہارم پر زندہ موجود ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی روح کی فیضان کا مصدر آسمان کے آفتاب کی روحانیت ہے۔" عالم علوی کے ساتھ روحانی اتصال کا مطلب اسی تفسیر عرائس البیان میں تحت آیت بل رفعہ اللہ الیہ مذکور ہے کہ "لما رفعہ اللہ الیہ کساہ والبسہ النور وقطع لذة المطعم والمشرب وطار مع الملائکة حول العرش فکان انسیا ملکیا سماویا ارضیا" یعنی طعام و شراب سے مبرا' ملائکہ کی ہم نشینی کے قابل اور آسمان پر زندہ رہنے کے لائق ارضی انسان ہادیا' تفسیر کبیر میں ہے "لما رفع الی السماء صار حالہ کحال الملائکة۔"

(۲)...... سوال دوم کے جواب میں ہم امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نقل کر آئے ہیں حضرت امام کے نزدیک متوفیک کا ترجمہ رفع الی السما "بجسدہ العنصری" ہے اس پر حضرت امام ایک شبہ کا جواب دیتے ہیں کہ جب متوفیک کا لفظ اظہار مطلب کے لئے کافی تھا تو اس کے بعد خداوند کریم نے رافعک کا لفظ مزید کیوں بیان فرمایا اس کے جواب میں حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں کسی کا قول نقل کیا ہے کہ رافعک سے مراد یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ مع الجسم نہایت ہی عزت کے ساتھ اٹھائے گئے اور ان کا آسمان پر لے جایا جانا درجات میں ترقی کا باعث تھا' اس لئے رافعک سے مراد ترقی درجات ہو سکتا ہے ورنہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا صرف لفظ متوفیک سے ہی ثابت ہو سکتا ہے' اسی قول کو نقل کر کے پردہ نشین صاحب ہم سے جواب طلب کرتے ہیں مگر حضرت امام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا بیان پڑھ کر اطمینان کر لیں۔

"اگر یہ شبہ کیا جائے کہ جب توفی اور رفع جسمانی کا ایک ہی مصداق ہے تو رافعک کا ذکر کرنا تکرار ہوگا جواب یہ ہے کہ توفی ایک جنس ہے جس کے تحت انواع ہیں' بعض انواع موت اور بعض اصعاد الی السماً کے ہیں' تو فیکہ کوئی قید اس کے ساتھ منضم نہ کی جائے اس وقت تک اس کی مراد معلوم نہیں ہو سکتی اس لئے ایک نوع متعین کرنے کے لئے ورافعک آیہ قرآنی میں اضافہ کیا گیا اور اسے تکرار نہیں کہہ سکتے (اس سے توفی کی نوع اصعاد الی السماً متعین ہو گئی)۔" (تفسیر کبیر مطبوعہ مصر ص ۶۹۰)

قال المرزائی: وفات یافتہ کے لئے اردو محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ 'فلاں کو خدا نے اپنے پاس اٹھالیا' پس اس اردو فقرہ کا ترجمہ عربی میں کیا ہوگا؟

الجواب: اردو محاورے کا ترجمہ عربی کے محاورے سے کیا جائے گا ورنہ کسی زبان کے محاورے کا کسی دوسرے لفظ میں لفظی ترجمہ کرنا حد درجہ مضحکہ انگیز اور حماقت پر مبنی ہوگا۔

اگر اردو زبان کے محاورہ میں خدا کا کسی کو اپنے پاس اٹھانے سے مراد اس کی موت ہے تو یہ ضروری نہیں کہ عربی زبان میں بھی یہی محاورہ استعمال ہوتا ہو' پردہ نشین صاحب اپنے پیش کردہ معیاروں کو بھول کر اب اردو کے محاوروں کو معیار صدق و کذب قرار دے رہے ہیں' اردو محاورہ کا ترجمہ عربی کے محاورہ کے مطابق اماتہ اللہ یا ادرکہ الموت یا فقد مات کافی ہوگا۔

سوال: جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ مع الجسم آسمان پر صعود کر جانا اور قیامت کے قریب زمین پر اترنا عیسائیوں کا اعظم عقیدہ ایمانی ہے جس کی اشاعت کے لئے ہر نوع کے جدوجہد ان کی طرف سے جاری ہے پس مسلمانوں کو اس مسیحی عقیدہ پر قائم رکھنے کا مفاد کیا ہے؟

الجواب: عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انسان بھی ہیں اور خدا بھی ہیں اور خدا کے بیٹے بھی ہیں عیسائی تثلیث کے قائل بھی ہیں اور ان کی تثلیث میں باپ بیٹا روح القدس شامل ہیں' قرآن مجید نے ان عیسائیوں کو کافر مشرک قرار دیا ہے جو ان کو خدا و خدا کا بیٹا مانتے ہیں' لیکن فرقان حمید میں یہ کہیں نہیں آیا کہ مسیح علیہ السلام کو بن باپ ماننے والے ان کا رفع اور نزول ماننے والے کافر اور مشرک ہیں' حضرت مسیح کی ولادت بن باپ' ان کے معجزات ان کا رفع اور نزول قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے اس لئے ہم مسلمان ان عقیدوں پر قائم ہیں:

☆...... عیسائیوں کا اعظم عقیدہ ایمانی یہ ہے کہ یسوع مسیح ان کے گناہوں کا کفارہ ہوا ہے' عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھایا گیا ہے اور صلیب پر مر گیا اس کی اشاعت کے لئے ہر نوع کی جدوجہد ان کی طرف سے جاری ہے' فرقان حمید نے "وماقتلوہ وماصلبوہ" فرما کر اس کی تردید کر دی ہے' ہم مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ "حضرت مسیح علیہ السلام نہ مقتول ہوئے نہ مصلوب ہوئے۔"

☆...... قرآن مجید اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے اختلافوں کا فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوا ہے' یہود حضرت مریم صدیقہؑ پر بہتان باندھتے تھے اور عیسائی حضرت مسیح بن مریم علیہم السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے تھے' فرقان حمید نے ان دونوں فرقوں کی تردید کی' مگر ابن مریم کی ولادت بن باپ بیان کی ہے' یہود کہتے تھے کہ عیسیٰ صلیب پر کھینچا گیا' صلیب پر مارا گیا' اور زندہ آسمان پر نہیں اٹھایا گیا' فرقان حمید نے یہود نامسعود کی تردید کی مگر مسیح کے رفع کی تردید نہ کی' بلکہ "بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما" فرما کر ان کے رفع کو تسلیم کر لیا' پس مسیح کی ولادت بن باپ کے اور ان کے معجزات ان کا رفع نزول کو ہم بھی مانتے ہیں۔"

سوال: کیا حقیقی خاتم النبیین وہ نبی ہے' جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو' نہ نیا نہ پرانا' یا وہ نبی جس کے

بعد نبی ہو اگر چہ پرانا سہی؟

الجواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وخاتم النبیین (سورۃ الاحزاب پارہ: ۲۲)' لفظ خاتم کے معنی ہیں آخر دیکھو کتاب (مجمع البحار الانوار جلد اول ص ۳۳۰)' پس خاتم النبیین کے صحیح معنی یہ ہوئے کہ حضور پر نور آخری نبی ہیں' (دیکھو کتاب لسان العرب جلد ۱۵ ص ۵۵)' تاج العروس شرح قاموس (جلد ۸ ص ۲۶۷)' مطلب یہ ہے کہ حضور پر نورؐ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا کوئی رسول نہ بنایا جائے گا' دیکھو تفسیر روح المعانی جلد ۲۲ ص ۳۲' تفسیر فتح البیان جلد ۷ ص ۲۸۶' تفسیر بحر المحیط جلد ۷ ص ۲۳۶' تفسیر فتوحات الیہ جلد ۳ ص ۴۹۱' تفسیر خازن جلد ۳' ص ۴۷۰۔"

سوال: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جماعت انبیاً علیہم السلام سے خارج ہیں' جو آیت کریمہ خاتم النبیین اور حدیث نبوی و ختم فی النبیون کے زیر اثر ختم نہیں ہوئے اور اب تک باقی ہیں؟

الجواب: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں' خداوند تعالیٰ کے رسول ہیں' ان کا دوبارہ تشریف لانا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا صحیح ہے' جب وہ نازل ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں گے (فتوحات مکیہ جلد ۲ ص ۳' باب ۷۳) اس کی مثال سنو:

"ایک بات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان موسیٰ حیا ماوسعہ الا اتباعی یعنی "اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰'۳۲)

اب اگر حضرت موسیٰ نبی اللہ و رسول اللہ زندہ ہوتے اس دنیا میں اور حضور پر نورؐ کا زمانہ پاتے تو آپؐ ہی کی اتباع کرتے' مگر جماعت انبیاً سے خارج نہ ہوتے وہ آپ سے پہلے نبی و رسول بنائے گئے تھے۔

سوال: ختم نبوت بایں معنی کہ حضرت ختم المرسلینؐ کے بعد پرانا نبی تو آئے گا لیکن کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا' حقیقی ختم نبوت ہے یا اضافی؟

الجواب: حضرت امام حسن بصریؒ اور حضرت امام قتادہؒ نے خاتم النبیین کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ حضور پر نورؐ آخری نبی ہیں' دیکھو (تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ ص ۱۱' تفسیر درمنثور جلد ۵ ص ۲۰۴' مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی لکھا تھا کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا' دیکھو تبلیغ رسالت جلد ۲' ص ۲۰۰) ختم نبوت حقیقی ختم نبوت ہے۔

ایک مثال: کتاب تریاق القلوب کے ص ۱۵۷' پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ "میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔" اب مرزا قادیانی کا اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد ہونا ان معنوں میں ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد اس کے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوتی' پہلی اولاد کا زندہ رہنا اس کے منافی نہیں ہے۔"

سوال: جب یہ مسلم ہے کہ حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم انبیاً سابقین کے تمام فضائل و کمالات کو جامع ہیں' پس ہزاروں سال آسمان پر حی و قائم رہ کر قیامت کے قریب زمین پر اترنا اگر کوئی فضیلت یا کمال ہے تو حضور سرور انبیاً علیہ التحیۃ والثنا اس خاص فضیلت یا کمال سے کیوں محروم رہے؟

الجواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی' حضرت موسیٰؑ کا عصا سانپ بن گیا ان کا معجزہ یدبیضا تھا' عصا مارا' سمندر میں راستے کا خشک ہو جانا' حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت مسیح نے مہد میں کلام کیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب تھا' اپنے مہد میں کلام نہ فرمایا۔

(۲)...... حضرت عیسیٰ بن مریم نبی اللہ نزول فرمائیں گے' اور آنحضرت کی شریعت پر عمل فرمائیں گے' حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا' مہد میں کلام کرنا' صلیب پر کھینچا نہ جانا' رفع الی السما' خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے ان کی خاص فضیلت یا کمال نہیں ہے۔

سوال: حدیث نبوی "لا مہدی الا عیسیٰ" میں کیا مہدی ہی کو عیسیٰ کہا گیا ہے؟

الجواب: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب تہذیب التہذیب' امام شمس الدینؒ کی کتاب میزان الاعتدال' حضرت ملا علی قاریؒ کی کتاب موضوعات کبیر' امام محمد طاہر محدثؒ کی کتاب تذکرۃ الموضوعات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔"

(۲)...... صحاح ستہ شریف' مسند احمد' مستدرک حاکم' کنز العمال' مشکوٰۃ شریف میں احادیث دربارہ نزول مسیح موجود ہیں اور احادیث نبویہؐ' اقوال صحابہؓ میں الفاظ عیسیٰ' مسیح ابن مریم' عیسیٰ بن مریم' مسیح ابن مریم' روح اللہ عیسیٰ آئے ہیں اور قرآن شریف کی سورۃ البقرہ' آل عمران' نسا' مائدہ' انعام' توبہ' مریم' الانبیاً' مومنون' احزاب' زخرف' حدید اور صف میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم' مسیح ابن مریم'

ابن مریم' عیسیٰ اور مسیح آئے ہیں' کسی صحیح حدیث نبوی یا کسی صحابی کی روایت میں مثل عیسیٰ کے آنے کی خبر نہیں ہے۔

سوال : نزول عیسیٰ و ظہور مہدی کے عقیدہ کو مجوسیانہ عقیدہ کہنے والا حکم شرع کیا ہے؟

الجواب : گمراہ ہے۔

(۲)...... حضرت مہدی کے ظہور کے بارے میں احادیث 'سنن ابن ماجہ 'سنن ترمذی 'سنن ابی داؤد' مسند احمد' مستدرک حاکم' ابو نعیم' مشکوٰۃ شریف' فتوحات مکیہ' مرقاۃ المفاتیح' اشعۃ اللمعات' مظاہر حق' کنز العمال' منتخب کنز العمال' الیواقیت والجواہر' مکتوبات امام ربانی' مجدد الف ثانی' عرف الدرری' لاحاوی' زرین' عمدۃ القاری' فتح الباری ارشاد الساری' اکمال المعلم' شرح صحیح مسلم' رفع الحاجہ' سراج الوہاج' عون المعبود شرح سنن ابی داؤد' جائزۃ الشعوذی' حج الکرامہ' مجمع الزوائد' منبع الفوائد' فتاویٰ حدیثیہ' مشارق الانوار' مجمع بحار الانوار میں آئی ہیں' مرفوع روایتیں بھی ہیں اور موقوف بھی ہیں' صحیح بھی ہیں اور حسن بھی ہیں۔

سوال : حدیث نبوی "ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا" کے زیر حکم جس طرح گزشتہ صدیوں میں من جانب اللہ مبعوث ہوتے رہے' اس چودہویں صدی میں کون مبعوث ہوا' جس نے باعلام الٰہی اپنے مبعوث من اللہ ہونے کا اعلان کیا؟

الجواب : بیشک حدیث نبویؐ میں مجددین کے آنے کا ذکر خیر ہے' یہ حدیث سنن ابی داؤد مستدرک حاکم' بیہقی' مشکوٰۃ شریف میں ہے اور صحیح ہے' مگر یہ یاد رہے کہ اس امت محمدیہ کے مجدد کے لئے نبی اور رسول اللہ ہونا ضروری نہیں ہے' تیرہ صدیوں میں اس امت محمدیہ میں بے شمار مجددین ہوئے ہیں' مگر ان سب نے خود دعوے نہیں کئے اگر دو تین بزرگوں نے اعلان فرمایا ہے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ باقی سب نے بھی اعلان کیا ہو۔

اس چودھویں صدی ہجری میں بعض مسلمانوں کے نزدیک حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب حنفی قادری بریلوی مجدد ہوئے ہیں اور بعض کے نزدیک حضرت حافظ حاجی قاری مفسر حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہم اللہ علیہم حنفی چشتی مجدد ہیں۔

سوال : رئیس المتصوفین زبدۃ العارفین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ "علماً ظاہر یہ جو معارف باطنیہ سے اجنبی محض ہوتے ہیں' صاحبان قوت قدسیہ کو جو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے مشرف کئے جاتے ہیں' مدعی نبوت اور ناسخ شریعت ٹھہرا کر اسلام سے خارج اور کافر کہہ دیا کرتے ہیں......" پس کیا حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کا یہ بیان صحیح ہے اور کیا فی الواقع علماً ظواہر ہمیشہ اہل عرفان کے مخالف رہے ہیں؟

الجواب : حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے' وہ درست ہے۔

☆...... اس چودھویں صدی ہجری میں فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے اور صاف صاف کہا ہے کہ :

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔" (اخبار بدر قادیان ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

اور کتاب اربعین نمبر ۴' کے ص ۶ تا ۸ پر مرزا قادیانی نے صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اور اس کے مرید قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے اپنی کتاب النبوۃ فی القرآن کے ص ۱۷۴ کے حاشیہ پر تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب نے اربعین میں تشریعی نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے' پس مرزا قادیانی کی تحریروں اور تقریروں اور اس کے دعویٰ نبوت و رسالت کی بنا پر علماً اسلام نے اسے کافر کہا ہے' مگر کسی ولی نے آج تک دعویٰ نبوت نہیں کیا' لہٰذا شیخ اکبر کا کلام مرزائیوں کے لئے مفید نہیں۔

سوال : قدوۃ العلماً الربانیین حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں :

"ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا۔" (فتوحات مکیہ جلد ۲ ص ۳)

"یہاں حضرت شیخ علیہ الرحمۃ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے صرف نبوت تشریعی کا سلسلہ منقطع ہو گیا لیکن مقام نبوت باقی ہے۔"

الجواب : اصل میں بات یہ ہے کہ انہوں نے مقام رسالت کو تشریعی نبوت فرمایا ہے اور مقام ولایت کو غیر تشریعی نبوت قرار دیا ہے یہ ان کی اصطلاحیں ہیں' کتاب فصوص الحکم میں صاف فرماتے ہیں کہ "ولایت باقی ہے مقام رسالت بند ہے۔" کتاب فتوحات مکیہ جلد سوم کے ص ۲۳۸ پر صاف صاف لکھتے ہیں کہ :

"واعلم ان لنا من اللہ الا لھام لا الوحی فان سبیل الوحی قد انقطع

باقی صفحہ ۱۳ پر

مدینہ منوّرہ ۔۔۔ ایک مختصر تعارف

از حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری استاذ حدیث و نائب مہتمم دار العلوم دیوبند

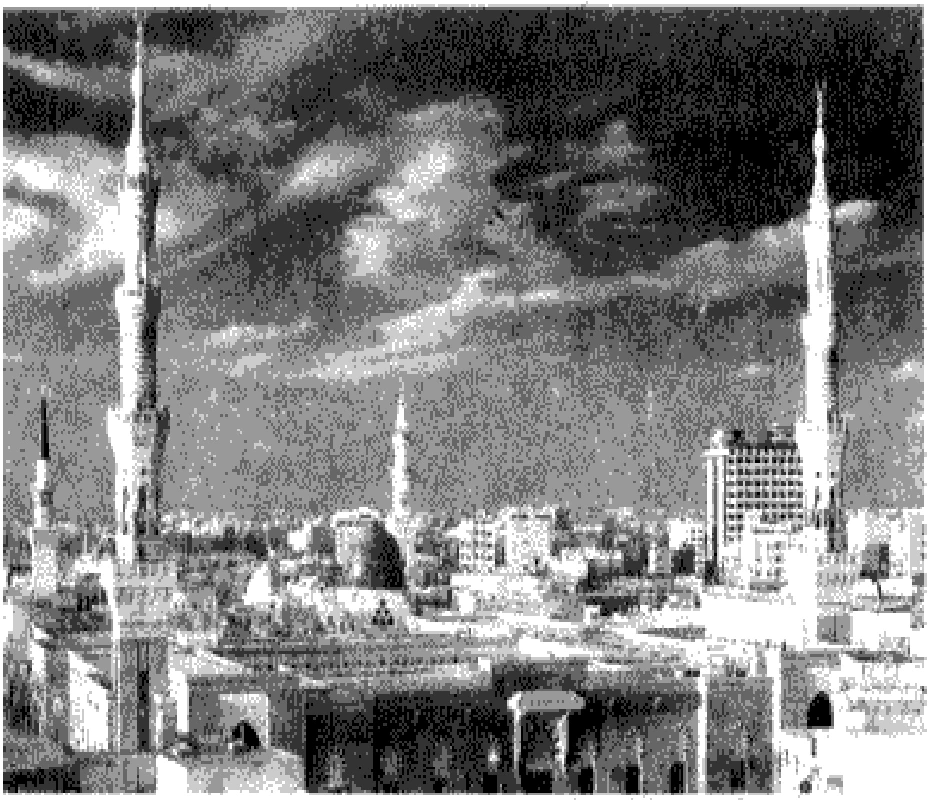

مسلمانوں کے نزدیک مدینہ منورہ کی حیثیت محض ایک تاریخی شہر کی نہیں ہے۔ بلکہ اس کو ایک مقدس مقام کے طور پر عظمت و محبت کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ پاکیزہ شہر ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ہجرت ہے اور یہیں پر آپ کی آخری آرام گاہ "روضہ اقدس" واقع ہے۔ یہاں کے دس سالہ قیام کے دوران آقائے نامدار سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کا حیرت انگیز کارنامہ انجام دے کر انقلاب عظیم برپا فرمادیا۔ "خلق عظیم" کا وہ شاندار نمونہ پیش فرمایا کہ آپ پر ایمان لانے والے سعادت مند انسان آپ کے گرویدہ ہوگئے، اور آپ کے اشاروں پر جانی و مالی ہر قسم کی قربانی پیش کرتے رہے۔ آج بھی حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ کے ساتھ مدینہ منورہ کا مبارک تذکرہ سننے کے لئے ایک ایک مسلمان بے تاب رہتا ہے۔ اور ہر مسلمان کے دل میں مدینہ منورہ کی زیارت کی تمنا رہتی ہے۔ بہرحال مدینہ منورہ کے متعلق جستہ جستہ تاریخی و اسلامی معلومات اس وقت پیش کی جارہی ہیں۔

جائے وقوع:

مدینہ منورہ جزیرہ نمائے عرب کے صوبہ حجاز کا مقدس شہر ہے جو ۳۹ درجے ۵۰ دقیقے طول بلد مشرقی اور ۲۴ درجے، ۳۲ دقیقہ عرض بلد شمال میں خط استوا کے شمال میں واقع ہے۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے تین سو میل اور ینبع سے ۱۳۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور سطح سمندر سے چھ سو میٹر بلند ہے۔ اس کے شمال میں جبل احد اور جنوب میں جبل عیر ہیں۔ شہر کے مشرق و مغرب میں حرۃ الوبرہ اور حرۃ الواقم واقع ہیں جو سیاہ پتھروں کے علاقے ہیں۔

نام اور آبادی:

علامہ سمہودیؒ نے مدینہ منورہ کے ۹۴ نام شمار کرائے ہیں۔ (وفاء الوفاء) تاہم مشہور یہ ہے کہ مدینہ منورہ کا پہلا نام یثرب تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد اس کا نام طیبہ اور طابہ رکھ دیا۔ قرآن کریم میں یثرب اور مدینہ دونوں نام ذکر ہوئے ہیں۔ معجم البلدان میں یثرب کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ اس شہر کو یثرب ابن قانیہ نے آباد کیا تھا۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں ان کی ساتویں پشت میں تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عرب باشندوں کے دو بڑے قبیلے اوس و خزرج مدینہ منورہ میں آباد تھے جو یمن کے سد مارب کے گرجانے کے بعد سیلاب کی آفتوں سے بچنے کے خاطر (۳۰۰ قبل مسیح میں) مدینہ منورہ میں آگئے تھے اور اسی کو اپنا مستقر بنالیا تھا۔ ان کے علاوہ یہودیوں کے چند بڑے بااثر قبیلے بھی آباد چلے آرہے تھے۔ جن کے نام ہیں بنو قینقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ، ان قبائل کی ذیلی شاخیں بہت سی تھیں۔ چنانچہ مورخ سمہودیؒ نے یہودی قبائل کی تعداد بیس بتائی ہے۔ یہود کے یہ قبائل مدینہ منورہ میں اس وقت آکر آباد ہوئے جب کہ پہلی صدی عیسوی ۷۰ء میں

رومیوں (عیسائیوں) اور یہودیوں میں زبردست جنگ ہوئی جس کے نتیجہ میں پورا فلسطین تباہ ہوگیا اور یہود دنیا کے مختلف ملکوں میں منتشر ہوگئے۔ اس زمانہ میں کچھ جماعتیں مدینہ منورہ آکر آباد ہوگئیں۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ تجارت' زراعت اور مال و معاملات میں سارے عرب پر چھاگئے۔ ان کے بیشتر مالی معاملات رہن اور سود پر قائم تھے۔ حتی کہ لوگوں کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی گروی رکھ لیا کرتے تھے۔ حرص و طمع کا یہ عالم تھا کہ کنویں کا پانی بھی ڈولوں کے حساب سے بیچا کرتے تھے۔ ان خسیس حرکتوں کی وجہ سے مدینہ کی اکثریت ان سے نفرت کرنے لگی تھی۔

یہودی سازشی ذہن کے مطابق مدینہ منورہ کے قدیم عرب باشندوں کے قبائل اوس و خزرج میں لڑائی کی آگ بھڑکاتے رہتے تھے تاکہ مدینہ منورہ پر ان کا تسلط رہے اور وہ ان کا استحصال کرتے رہیں۔ اوس و خزرج کے درمیان آخری جنگ "بعاث" کے نام سے مشہور ہے جو ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ ویسے خود قبائل یہود میں بھی زبردست عداوت و کشیدگی رہتی تھی۔ چونکہ جنگ بعاث میں بنو قینقاع نے بنو خزرج کے ساتھ شرکت کی تھی اور بنو نضیر اور بنو قریظہ نے بڑی بے دردی سے بنو قینقاع کا خون بہایا تھا اور ان کا شیرازہ منتشر کردیا تھا۔

اسلام کی آمد:

مدینہ منورہ میں اسلام کے پہنچنے کا سبب یہ بنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے مطابق حج کے زمانہ میں تبلیغ اسلام کا فرض انجام دے رہے تھے اسی دوران ایک مرتبہ اوس و خزرج کے چند آدمی عقبہ کے پاس آپ کو ملے۔ آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ یہ لوگ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے پڑوس میں رہنے کی وجہ سے یہود کو نبوت' انبیاء کا تذکرہ ہوتے ہوئے سنتے' نیز یہ سنتے تھے کہ قریبی زمانہ میں کوئی نبی آنے والا ہے۔ چنانچہ حج کے زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام ان چھ اصحاب نے قبول فرمائی۔ (اسے بیعت عقبہ اولی کہا جاتا ہے) اور مدینہ جاکر خوب اسلام کی اشاعت کی۔ دوسرے سال حج کے موقع پر اوس و خزرج کے بارہ صاحبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ پر ملے اور آپ کے ہاتھ میں چوری' زنا' قتل اولاد سے بچنے' اچھی باتوں میں اطاعت کرنے اور توحید پر بیعت لی۔ (اسے بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں) واپسی کے وقت ان کی درخواست پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی تعلیمات سکھانے اور قرآن پڑھانے کے لئے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ روانہ کردیا۔ انہوں نے گھر گھر جاکر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ دوسرے سال حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ انصار (اوس و خزرج) کے ۷۳ افراد کی جماعت مکہ مکرمہ آئی اور آپ سے بیعت کی کہ ہم آپ کی حفاظت اپنے اہل و عیال کی طرح کریں گے۔ نیز آپ سے عہد لیا کہ آپ انہیں بے یارومددگار نہیں چھوڑیں گے۔ اور نہ اپنی قوم کی طرف واپس ہوں گے۔ اس طرح ہجرت مدینہ کا راستہ ہموار ہوا۔ اور مکی زندگی میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جو رکاوٹیں پیش آرہی تھیں دور ہوگئیں۔

مدینہ منورہ کو جنگی و جغرافیائی نقطۂ نظر سے ایک مستحکم قلعہ کی حیثیت حاصل تھی۔ اس کے مشرق و مغرب میں حرات تھے اور دوسرے اطراف میں دشوار گزار کھجور کے گھنے باغات تھے۔

ہجرت مدینہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنی شروع کردی۔ قریش کو خبر ہوئی تو انہوں نے روک ٹوک کی۔ لیکن رفتہ رفتہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نکل گئے۔ قریش نے اپنی کوششوں کی ناکامی دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے کا بلکہ شہید کرنے کا پلان و منصوبہ بنایا۔ لیکن اللہ تعالی نے قریش کی تمام تدبیروں کو فیل کردیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخیرو عافیت ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ مطابق ۲۴ ستمبر ۶۲۲ء قبا پہنچ گئے جو مدینہ منورہ کے مضافات میں سے ہے۔ اسی تاریخ سے اسلامی کیلنڈر اور اسلامی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر سات ماہ قیام فرمایا۔ مسجد نبوی اور رہائشی مکانات کی تعمیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں منتقل ہوگئے۔

مکہ مکرمہ کے غریب الوطن مہاجر نہایت بے سروسامانی کے عالم میں مدینہ منورہ آئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار (اوس و خزرج) میں باہمی مواخات اور بھائی چارہ کا معاہدہ کرادیا۔

اس زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و دیگر اقوام مدینہ منورہ سے امن و امان کا معاہدہ کیا جو میثاق مدینہ کہلاتا ہے۔ تاہم

قرآن مجید نے یہود کی عادات قبیحہ' باطل عقائد' تورات میں تحریف' حرام خوری' حرص و طمع وغیرہ کا تذکرہ کیا تو یہود کو نظر آیا کہ اب ان کا جابرانہ خود غرضانہ نظام و اقتدار قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے تحویل قبلہ کے بعد وہ علانیہ مسلمانوں کے خلاف ہوگئے۔

مرکز اسلام:

اسلام کا مدنی دور نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تاریخ عالم کا ایک اہم باب ہے۔ مدینہ منورہ آکر اسلام کو شان و شوکت نصیب ہوئی۔ جہاد کا حکم ملا' روزہ' زکوۃ' حج' نکاح و طلاق' غلاموں' اسیروں اور دشمنان دین اور حدود و تعزیرات کے متعلق احکام نازل ہوئے اور دین نقطہ عروج اور منتہائے کمال پر پہنچ گیا اور مسلمان مدینہ منورہ سے نکل کر دنیا کی تسخیر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ اور اسلامی حکومتوں کا نظام پوری دنیا میں پھیل گیا۔ اور مدینہ منورہ کو برابر مرکزی حیثیت حاصل رہی' علوم نبوت کی اشاعت کے اعتبار سے بھی مدینہ منورہ ہمیشہ ممتاز رہا۔ بڑے بڑے اکابر علماء' محدثین اور فقہائے عظام نے مدینتہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قیام فرماکر اسلامی علوم کی نشرواشاعت کا فریضہ انجام دیا' اور یہ امتیاز بحمدہ تعالیٰ آج بھی قائم ہے۔

مسلمانان ہند نے بھی ہمیشہ مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرافتہ) کے ساتھ قلبی تعلق کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ شاہان مغلیہ ہر سال ہندوستان کی طرف ایک امیر حج مقرر کرکے اس کے ساتھ چار لاکھ روپے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی خدمت گزاری کے لئے احمد آباد (گجرات) کے خزانہ سے بھیجتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر سال ایک کثیر رقم سادات و علماء مدینہ کے لئے بھیجی جاتی تھی۔ سرکاری امداد کے علاوہ ہندوستان کے مسلمان روسا اور ان کی بیگمات بھی ہر سال مختلف تحائف' نقد رقمیں اور کپڑے کے تھان مدینہ منورہ کے فقراء و مساکین میں تقسیم کرنے کے لئے بھیجا کرتی تھیں۔ ان کے بنوائے ہوئے مسافر خانے وغیرہ اب تک موجود ہیں ہندوستان کے مسلمانوں نے نہ صرف اہل مدینہ کی مالی خدمت کی' بلکہ ان کے علماء نے حرم نبوی میں بیٹھ کر اپنے علم و فضل سے سارے عالم اسلام کو سیراب کیا ہے۔ جن میں حضرت شاہ عبدالغنی مجدد رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی ممتاز ہے جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی" کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ جنہوں نے مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار فرماکر تمام زندگی تعلیم و تدریس میں گزار دی۔ اسی طرح شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے ۱۸ سال مسجد نبوی میں درس حدیث دیا۔ اور ان کے بڑے بھائی حضرت مولانا سید احمد فیض آبادی" نے مدینہ منورہ میں بیسویں صدی میں مدرسہ علوم شرعیہ قائم کیا' جو اب بھی موجود ہے۔ (ملخص از انسائیکلوپیڈیا اردو مادہ "المدینتہ المنورہ" بحوالہ وفاء الوفاء معجم البلدان وغیرہ)

مدینہ منورہ کے بعض فضائل:

☆ مدینہ منورہ کے متعلق بہت سے فضائل احادیث شریفہ میں وارد ہوئے ہیں۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مدینہ منورہ میں رہ کر یہاں کی سختیوں پر صبر کرے گا میں اس کا قیامت میں سفارشی ہوں گا۔ (مسلم شریف)

☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ مدینہ منورہ اپنے رہنے والوں کے دلوں کا کھوٹ اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا کھوٹ زائل کردیتی ہے۔ (وفاء الوفاء)

☆ اور بخاری شریف کی روایت میں اہل مدینہ کو ایذا دینے کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کی سازش کرے گا وہ ایسے پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ نیز احادیث میں مدینہ منورہ میں موت کی بھی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مدینہ منورہ میں مرنے کی طاقت رکھے وہ یہیں مرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ جو شخص مدینہ منورہ میں وفات پائے گا' میں اس کی سفارش کروں گا۔ (ترمذی شریف)

علاوہ ازیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے محبت کا اعلان فرمایا ہے۔ اور اس کے لئے مکہ سے دگنی برکت کی دعا فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ مقدس بستی وباؤں سے اور دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گی۔ اور اس کے دروازوں پر فرشتے حفاظت کے لئے مقرر رہیں گے۔ اور یہاں کی پیدا شدہ کھجوروں کی بھی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو مدینہ کی وادی کی سات کھجوریں کھالے تو شام تک اس پر کوئی نقصان دہ چیز اثر نہ کرے گی (متفق علیہ)

مسجد نبوی:

☆ مدینہ منورہ میں ایک مومن کے لئے سب سے جاذب نظر جگہ "مسجد نبوی" ہے جس میں عبادت کا ثواب پچاس ہزار گنا ہوجاتا ہے (وفاء الوفاء)

اور اس میں روضہ اقدس اور منبر مقدس کا درمیانی حصہ روضتہ الجنتہ (جنت کی کیاری) کہلاتا ہے جو بہت ہی متبرک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد بعض یتیم نصاریٰ سے زمین خرید کر اس مسجد کی تعمیر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس اس کی تعمیر میں شرکت فرمائی۔ آپ کے زمانہ میں مسجد نبوی کھجور کے تنوں پر قائم تھی اور چھت میں کھجور کے پتے استعمال کئے گئے تھے جس کی بنا پر بارش میں مسجد کا فرش تر ہوجاتا تھا۔ سن ۷ھ میں غزوۂ خیبر سے لوٹنے کے بعد آپ نے مسجد نبوی میں تین ستونوں کا اضافہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کے وقت مسجد کی پیمائش ۷۵ ۲۴ مربع میٹر تھی۔ پھر ۱۷ھ میں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغربی اور شمالی جانب ۱۱۰۰ میٹر کا اضافہ فرمایا۔ اور ۲۹ھ میں سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مغربی جانب اور قبلہ کی طرف ۴۹۶ مربع میٹر کا اضافہ فرمایا اور آگے محراب بنوائی' جو اب بھی محراب عثمانی کے نام سے مشہور ہے اور اس وقت امام حرم یہیں کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ۸۸ھ میں مدینہ منورہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خلیفہ وقت ولید بن عبدالملک کے حکم سے ۲۳۶۹ مربع میٹر کا اضافہ فرمایا اور ازواج مطہرات کے تمام حجرے مسجد کے اندر شامل فرمادیے۔ پھر ۱۶۱ھ میں عباسی خلیفہ مہدی نے مزید ۲۴۵۰ مربع میٹر کا اضافہ کیا۔ پھر سلطان اشرف قایتبائی نے ۸۸۸ھ میں ۱۲۰ میٹر حجرہ مقدسہ کی طرف اضافہ کیا اور اس پر ۱۲۲۳ھ میں سلطان محمود خان عثمانی نے ہرے رنگ کا قبر تعمیر کرایا جو اب "قبہ خضرا" کے نام سے معروف ہے (اس قبہ کی تعمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۱۲۲۳ سال کے بعد ہوئی ہے) بعد ازاں ترکی خلیفہ سلطان عبدالمجید خان عثمانی نے ۱۲۹۳ مربع میٹر کا اضافہ کیا اور سارے حرم کی جدید کاری کی۔ ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۸۰ تک یعنی پندرہ سال توسیع و تزئین کا کام جاری رہا۔ اس کے بعد ۷۳ ۱۳ میں سعودی بادشاہ ملک سعود نے ۶۰۲۴ مربع میٹر کا اضافہ کر کے نہایت مضبوط اور خوبصورت تعمیر کرائی۔ سعودی توسیع کے بعد پوری مسجد کا رقبہ سولہ ہزار تین سو ستائیس میٹر کا ہوگیا تھا۔ بعد میں شاہ فیصل مرحوم نے ۱۳۹۳ھ میں مسجد کے اطراف کے تمام رہائشی مکانات خرید کر مسجد کے دائیں اور بائیں جانب عمدہ فرش بنوایا اور ان پر عارضی چھتیں نصب کر کے نماز کا انتظام کروادیا۔ اس کو آگے بڑھاتے ہوئے موجود سعودی فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے ۱۴۰۶ھ میں مسجد نبوی کی توسیع کے عظیم منصوبہ کا آغاز کیا جو کئی سالوں کی مسلسل تعمیر کے بعد پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اب مسجد نبوی کا اصل رقبہ ۸۲ ہزار مربع میٹر ہے اور مسجد نبوی اور اس کے اردگرد کے میدان وغیرہ کو ملا کر ۴ لاکھ ۵۵ ہزار افراد کے بیک وقت نماز پڑھنے کی گنجائش نکل آئی ہے۔ (فالحمدللہ علی ذالک) سعودی حکومت نے حرمین شریفین کی جو بے مثال خدمت کی ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج دنیا کے جدید ترین آلات کے ذریعہ یہ حکومت حرمین شریفین کی خدمت کررہی ہے۔ مسجد نبوی کو پوری طرح ایئرکنڈیشن بنایا گیا ہے جس کے لئے مسجد سے کئی کلومیٹر کے فاصلہ پر ۲۵ ہزار ٹن کی مقدار کا ایک طاقتور اے سی پلانٹ نصب کیا گیا ہے جو ہر وقت متحرک رہتا ہے۔

اسکے علاوہ جابجا متحرک چھتیں لگائی گئی ہیں کہ اگر ان کو ہٹادیا جائے تو تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھلے صحن بن جاتے ہیں اور قدیم مسجد کے دونوں بڑے صحنوں میں کھلنے اور بند ہونے والی چھتریاں لگائی گئی ہیں جو نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ (تاریخ معالم المدینہ المنورہ قدیما" و حدیثا" للشیخ احمد یسین احمد)

دیگر زیارتیں:

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے علاوہ دیگر اہم مساجد کی تعمیر جدید کا بھی عظیم کارنامہ سعودی حکومت نے انجام دیا' مسجد قبا' مسجد قبلتین' مسجد المیقات' مسجد ذوالحلیفہ وغیرہ نہایت عالیشان بنادی گئی ہیں اور خود مدینہ منورہ کا شہر اب دنیا کے نہایت ترقی یافتہ شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ جگہ جگہ نہایت عالیشان بلڈنگیں' عمدہ سڑکیں اور خوبصورت مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پاک شہر کی رونق کو مزید دوبالا فرمائے اور ہر مسلمان کو وہاں بار بار باادب حاضری کی سعادت سے نوازے۔ (آمین)

جو لوگ وہاں حاضر ہوں انہیں اس سعادت کی قدر کرنی چاہئے اور کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر اپنے اوقات عبادت و اطاعت میں گزارنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

بقیہ: مرزائیوں کے سوال

بموت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد کان الوحی قبلہ ولم یجئنی خبرالٰھی ان بعدہ وحیا کما قال ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک ولم یذکروحیا بعدہ۔"

ترجمہ: "اور جان لو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے صرف الہام ہوتا ہے' وحی رسالت قطعاً نہیں ہوتی' اس لئے کہ وحی رسالت کا دروازہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے بند ہوگیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے وحی موجود تھی اور کسی خبر الٰہی نے ہمیں نہیں بتلایا کہ آپ کے بعد بھی وحی کا اجراء باقی ہے' جیسے قرآن مجید میں فرمایا کہ "یقیناً آپ کی طرف وحی کی گئی اور آپ سے پہلے نبیوں کی طرف بھی" اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد وحی رسالت کے متعلق نہیں فرمایا۔" اس کے علاوہ شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ جلد سوم کے ص ۳۹ پر لکھا ہے:

"فما بقی لا اولیا الیوم بعد ارتفاع النبوۃ الا التعریف"

ترجمہ: "پس آج کے دن نبوت بند ہوجانے کے بعد سوائے عرفان الٰہی کے اور کچھ باقی نہیں۔"

(باقی آئندہ)

مولانا نذیر احمد تونسوی

حضرت عمر ابن خطابؓ

حضرت عمر تاریخ انسانی کے بے مثال خلیفہ اور حکمران تھے' ان کی دینی خدمات' ان کی اصلاحات' ان کی فتوحات' ان کا انداز حکمرانی' ان کا عدل و انصاف' ان کا نظام احتساب وغیرہ ہر چیز بے مثال تھی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ جب دنیا کے سامنے اسلام کے عادلانہ نظام کو عملی طور پر قائم کر چکے تو ان کی زندگی کی شام ہو گئی مگر ایسی شام' جس پر ہزاروں روشن صبحیں قربان کی جا سکتی ہیں......

مراد پیغمبرؐ' داماد حیدرؓ' شہید مدینہ' فاروق اعظمؓ' خلیفہ ثانی کا نام نامی اسم گرامی عمرؓ ہے ابو حفص کنیت اور فاروق لقب ہے۔ والد کا نام خطاب ہے' آپ عدی بن کعب کی اولاد ہیں آپؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا کر ملتا ہے۔ آپ کا خاندان عرب میں بہت معزز سمجھا جاتا ہے' قریش کی سفارت اور ان کے باہمی جھگڑوں میں ثالثی کی خدمات اسی خاندان کے متعلق تھیں حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بارہ سال بعد پیدا ہوئے' آپؓ نے سپہ گری اور فن تقریر میں مہارت حاصل کی اور ابھی جوانی کا آغاز ہی تھا کہ آپ کی جرأت و شجاعت کی دھاک پورے عرب میں بیٹھ گئی۔ پھر آپؓ نے تجارت کے سلسلہ میں دور دراز کے ملکوں کا سفر کیا تو دور بینی اور وسیع النظری اور تجربہ کاری کے اوصاف بھی پیدا ہو گئے۔

مراد رسول ﷺ:

حضرت عمرؓ وہ ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ یہ وہ دور تھا کہ جب مسلمان کمزور تھے اور کافر طاقتور تھے۔ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر زیادہ تھے۔ اسلام قبول کرنے والوں پر بے پناہ ظلم و ستم کیا جاتا تھا اور مکہ میں دشمن دو سرداروں کی دہشت تھی ان میں ایک ابو جہل کا نام نمایاں تھا اور دوسرے عمر بن خطابؓ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی۔ "اے اللہ عمر بن خطابؓ یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما" چنانچہ دعائے پیغمبرؐ حضرت عمرؓ کے حق میں قبول ہوئی۔

حضرت عمرؓ گلشن زندگی کی ستائیسویں بہار سے گزر رہے تھے کہ عرب میں آفتاب رسالتؐ طلوع ہوا اور اسلام کی صدا بلند ہوئی اور حضرت عمرؓ کے گھرانے میں سعید بن زید اور ان کی زوجہ یعنی حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہؓ مسلمان ہو چکی تھیں اسی خاندان میں ایک اور معزز شخص نعیم بن عبداللہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا لیکن حضرت عمرؓ اسلام سے ابھی تک بالکل بے گانہ تھے' ان کے کانوں میں جب یہ صدا پہنچی تو سخت برہم ہوئے۔ قبیلے کے جو لوگ مسلمان ہو چکے تھے ان کے دشمن بن گئے اور جس جس پر قابو چلتا تھا زدوکوب سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ تمام تر سختیوں کے باوجود ایک شخص کو بھی اسلام سے منحرف نہ کر سکے تو آخر کار مشرکین مکہ کے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے (نعوذباللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادہ سے تلوار ہاتھ میں لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے۔ کارکنان قضا نے کہا۔

آمد آں یارے کہ ما مے خواستم

شکار کرنے گئے تھے' خود نگاہ نبوت کا شکار ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے مکان میں جو کوہ صفا کی تلی میں واقع تھا۔ پناہ گزین تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ حضرت عمرؓ شمشیر بکف آ رہے تھے آپؐ نے فرمایا آنے دو' آج وہ خود نہیں آ رہا بلکہ لایا جا رہا ہے بقول کسے ۔

وہ آتا ہے تو آنے دو بچھا دو پلکیں راہوں پر
وہ پہلا سا نہیں لگتا کرو نہ شک نگاہوں پر
وہ آیا ہے نہ جانے کو خدا کا انتخاب آیا
تمہیں یارو مبارک ہو کہ عمر ابن خطاب آیا

حضرت عمرؓ نے مکان کے اندر قدم رکھا' رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود آگے بڑھے اور ان کا دامن پکڑ کر فرمایا کیوں عمرؓ کس ارادے سے آیا ہے۔ نبوت کی پر رعب آواز نے ان کو کپکپا دیا۔ نہایت خضوع کے ساتھ عرض کی ایمان لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے ساختہ پکار اٹھے (اللہ اکبر) اور ساتھ ہی تمام صحابہؓ نے مل کر اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا کہ مکہ

کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ حضرت عمرؓ کے قبول اسلام نے تاریخ میں نیا دور پیدا کیا۔ اس وقت تک ۴۰، ۵۰ افراد اسلام لا چکے تھے۔ عرب کے مشہور بہادر سید الشہداء حضرت حمزہؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا تاہم مسلمان اپنے مذہبی فرائض اعلانیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور کعبۃ اللہ میں نماز پڑھنا تو بالکل ناممکن تھا، لیکن حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے دفعتاً یہ حالت بدل گئی، ابن ہشام نے عبداللہ بن مسعودؓ کی زبانی روایت کیا ہے کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو قریش سے لڑے یہاں تک کہ کعبۃ اللہ میں نماز پڑھی اور ان کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی پڑھی۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ ۶ نبوی کا ہے۔

اعلان ہجرت :

نبوت کے تیرھویں سال جب مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت عمرؓ نے بھی ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا عموماً مسلمان کافروں کے شر سے بچنے کے لئے خاموشی کے ساتھ یہ سفر کر رہے تھے۔ مگر حضرت عمرؓ نے اسے پسند نہ کیا آپؓ مسلح ہو کر کافروں کے مجمع سے گزرتے ہوئے خانہ کعبہ تشریف لائے بڑے اطمینان سے طواف کیا اور نماز ادا کی پھر کافروں کو للکارتے ہوئے اعلان فرمایا: "میں مدینہ ہجرت کر کے جا رہا ہوں، جسے اپنی ماں کو اپنے غم میں رلانا ہو وہ اس وادی کے باہر آکر مجھ سے مقابلہ کرے" مگر کافروں میں سے کسی کو آپ کے مقابلے کی ہمت نہ ہوئی، آپؓ ۲۰ افراد کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچ گئے کہا جاتا ہے سب سے پہلے جس نے اپنے اسلام کا سرعام اعلان کیا وہ عمرؓ ہے۔ سب سے پہلے جس نے بیت اللہ کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کھلوایا وہ عمرؓ ہے اور سب سے پہلے جس نے ڈنکے کی چوٹ ہجرت کی وہ عمرؓ ہے۔

عمرؓ حضور انورؐ کی نظر میں :

قبول اسلام کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے آپ کو ایسا بدلا اور اسلام کے سانچے ایسا ڈھالا کہ اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں جچ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر ان کے ایسے فضائل و اوصاف بیان فرمائے جو درحقیقت فاروق اعظمؓ کے لئے دنیا و آخرت میں عظیم سرمایا ہیں۔

☆...... حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں کچھ لوگ ایسے تھے، جن کو الہام کیا جاتا تھا میری امت میں وہ شخصیت عمرؓ ہے۔

☆...... ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرؓ شیطان تم کو دیکھ کر راستہ بدل دیتا ہے۔

☆...... حضرت ابوذرؓ کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری فرمایا ہے جب وہ بولتے ہیں تو گویا حق بولتے ہیں۔

☆...... حضرت علیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ کو ناراض مت کرو کیونکہ عمرؓ کی ناراضگی اللہ کے غضب کو ابھارتی ہے۔

☆...... عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔

☆...... ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے جنت میں ایک خوبصورت محل دیکھا۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ محل عمرؓ کا ہے میرا جی چاہا کہ اس محل میں داخل ہو جاؤں۔ مگر پھر عمرؓ کی غیرت یاد آ گئی۔

☆...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت سب سے اونچے درجات اور منازل کو یوں دیکھیں گے، جس طرح اہل دنیا آسمان پر ستارے دیکھتے ہیں اور ابوبکرؓ و عمرؓ سب سے اونچے اور عالی مرتبت کے لوگوں میں ہیں اور یہ اس کے مستحق ہیں۔

شرکت غزوات :

حضرت عمرؓ بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو شریک ہو کر کفار سے لڑے، جنگ بدر میں کفار کے تقریباً ستر افراد مارے گئے اور اسی قدر گرفتار ہوئے تو یہ سوال پیدا ہوا کہ کفار کے گرفتار شدہ قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، حضرت ابو بکر صدیقؓ چونکہ فطرتاً رحمدل تھے انہوں نے رائے دی کہ جزیہ لے کر چھوڑ دیا جائے مگر حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ ان کافروں نے اسلام اور اہل اسلام کو مٹانے میں کسر نہیں چھوڑی اس لئے قتل کر دینا چاہئے اور قتل میں بھی حضرت عمرؓ نے یہ صورت تجویز کی کہ ہر شخص اپنے ہاتھ سے اپنے عزیز کو قتل کرے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شان کریمی کے سبب حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے کو پسند فرمایا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عمرؓ کی رائے کو درست قرار دیا۔

☆...... جنگ احد میں جب حکم رسولؐ کی مخالفت کی وجہ سے مسلمانوں کی فتح بظاہر شکست میں بدل گئی۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے زغہ میں پھنس گئے تو حضرت عمرؓ کے پائے ثبات کو ایک لمحہ کے لئے لغزش نہ ہوئی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فدائیوں کی ایک جماعت کے ساتھ پہاڑ کے درہ پر چڑھے اور کفار کی فوج کے ایک دستہ نے آپ ﷺ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی۔ تو حضرت عمرؓ ہی آگے بڑھے اور چند ساتھیوں کے ساتھ کافروں کے دستہ کو پیچھے دھکیل دیا' ابوسفیان نے لڑائی ختم ہو جانے کے بعد چیخ کر کہا کیا محمدؐ زندہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو جواب دینے سے روک دیا۔ ابوسفیان نے کہا تو کیا ابوبکرؓ و عمرؓ زندہ ہیں۔ مگر اب بھی جواب نہ پایا تو چلا کر کہا ضرور محمدؐ اور اس کے دوست مارے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ سے اب نہ رہا گیا۔ اور پکار کر کہا اے دشمن خدا ہم سب زندہ ہیں' پھر جب ابوسفیان نے اعل ہبل کا نعرہ لگایا تو حضرت عمرؓ نے فوراً جواب دیا: اللہ اعلیٰ واجل

☆...... جنگ خندق میں جب کافروں اور یہودیوں کے سیلاب نے مدینہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق تیار کرائی۔ آپؐ نے کچھ جانباز صحابہ کرامؓ کو خندق کی حفاظت کے لئے متعین کیا تاکہ کافروں کے اس سیلاب کو خندق عبور نہ کرنے دیں۔ ان جانبازوں میں ایک حضرت عمرؓ بھی تھے۔ آپؓ ایک دستہ فوج کے ساتھ کافروں کے حملوں کو روکتے رہے۔

☆...... صلح حدیبیہ کے موقع پر جب شرائط صلح لکھی جارہی تھیں ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ دوران صلح قریش کا کوئی آدمی مسلمانوں میں چلاجائے تو مسلمان اسے واپس بھیج دیں۔ لیکن مسلمانوں کا کوئی آدمی قریش میں آجائے تو وہ اسے روک سکتے ہیں' حضرت عمرؓ اس شرط کو برداشت نہ کر سکے آپؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا؟ یارسول اللہ! جب آپ خدا کے سچے رسول ہیں تو ایسی شرط قبول کر کے ہم اپنے مذہب کو کیوں ذلیل کریں؟ حضور اکرمؐ نے جواب دیا اے عمرؓ بے شک میں خدا کا سچا رسول ﷺ ہوں لیکن جو کچھ کر رہا ہوں وہ بھی خدا کے حکم سے کر رہا ہوں حضرت فاروق اعظمؓ کی یہ گفتگو اگرچہ سراسر غیرت دینی کی بنا پر تھی مگر چونکہ اس کا انداز احترام نبوت کے خلاف تھا اس لئے بعد میں آپ کو سخت ندامت ہوئی اور اس کا کفارہ ادا کیا۔

☆...... غزوۂ تبوک کے موقع پر جب مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ قیصر روم مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے تو آنحضرت ﷺ نے جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور ساتھ ساتھ مالداروں سے اپیل کی غریب مجاہدین کی امداد کریں۔ اس اپیل کے جواب میں حضرت عمرؓ نے اپنا نصف مال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈال دیا۔

بے مثال خلیفہ:

عہد صدیقی میں حضرت عمر فاروقؓ شروع ہی سے صدیق اکبرؓ کے مشیر و معین رہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسئلہ خلافت کی گتھی آپؓ ہی کے دست تدبیر سے سلجھی سب سے پہلے آپؓ ہی نے حضرت صدیق اکبرؓ کے دست حق پرست پر بیعت کی صدیق اکبرؓ کی وفات کے بعد آپؓ مسند خلافت پر تشریف لائے' ذاتی اوصاف و کمالات کے علاوہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے حضرت عمرؓ نے جو عظیم خدمات انجام دیں ان کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ در حقیقت وہ تاریخ انسانی کے بے مثال خلیفہ اور حکمران تھے' ان کی دینی خدمات' ان کی اصلاحات' ان کی فتوحات' ان کا انداز حکمرانی ان کا عدل و انصاف' ان کا نظام احتساب وغیرہ ہر چیز بے مثال تھی۔ دنیا کے بڑے بڑے انقلابیوں' فاتحوں' حکمرانوں' عادلوں اور صاحب کردار انسانوں کو سامنے لائیے اور انہیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیجئے اور دوسرے پلڑے میں اکیلے عمر فاروقؓ کو رکھ دیجئے اور پھر ضمیر کو ہر قسم کے تعصبات سے آزاد کر کے پوچھئے کس کا پلڑا بھاری ہے تو سو فیصد یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کا ضمیر پکار پکار کے کہے گا' عمرؓ' عمرؓ اگر ہم حضرت عمرؓ کی خدمات اور اصلاحات کو دیکھیں' جس کا دائرہ مذہب سے سیاست تک' معاشیات سے معاشرت تک ہر جگہ پھیلا ہوا ہے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اس دور میں جسے غیر ترقی یافتہ دور کہا جاتا ہے انہوں نے ہر شعبہ میں کیسی کیسی انقلابی اصلاحات تجویز کیں۔

اولیات عمرؓ:

سب سے پہلے بیت المال یعنی خزانہ حضرت عمرؓ نے قائم کیا سب سے پہلے قاضی عدالتیں انہوں نے مقرر کیں۔ سب سے پہلے تاریخ اور سن انہوں نے قائم کیا ہے۔ مفتوحہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم اور کئی شہر کوفہ' بصرہ اور موصل وغیرہ انہوں نے آباد کرائے' امیر المومنین کا لقب سب سے پہلے انہوں نے اختیار کیا فوجی دفاتر اور فوج کی تنخواہیں' مردم شماری اور زمین کی پیمائش وغیرہ انہوں نے کرائی۔ جیل خانہ' پولیس کا محکمہ اور فوجی چھاؤنیاں قائم کیں راستوں میں مسافر خانے اور شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے' مدارس قائم کئے اور مدرسین'

اماموں اور موذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ غریب عیسائیوں اور یہودیوں کے وظیفے مقرر کئے وقف کا طریقہ ایجاد کیا اور مساجد میں رات کو روشنی کا انتظام کیا۔ ان کے علاوہ بھی بیسیوں اصلاحات اور خدمات ہیں جو حضرت عمرؓ کی اولیات میں شمار ہوتی ہیں۔

فتوحات :

حضرت عمرؓ کی فتوحات پر بھی نظر ڈالی جائے تو عقل حیرت زدہ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے تقریباً دس سال چھ ماہ کے عرصہ خلافت میں ۲۲۵۱۰۳۰ مربع میل علاقہ فتح ہوا۔ یعنی مکہ مکرمہ سے شمال کی جانب ۱۰۳۶ مشرق کی جانب ۱۰۸۷ جنوب کی جانب ۴۸۳ میل اور مغرب کی جانب جدہ تک' بڑے بڑے ملک اور شہر مثلاً شام' مصر' عراق اور جزیرہ آپ کے دور میں فتح ہوا اور کرمان' خراسان' خوزستان' آرمینیہ' آذربائیجان اور فارس آپ کے دور خلافت میں فتح ہوا اور مکران بھی آپ کے دور خلافت میں زیر نگیں آیا۔ دنیا میں بڑے بڑے فاتحین گزرے ہیں۔ مگر ان فاتحین کے کارناموں کو حضرت عمرؓ کی فتوحات سے کچھ بھی مناسبت نہیں ہو سکتی' کیونکہ حضرت عمرؓ کے مقابلے میں کوئی بھی ایسا فاتح نہیں پیش کیا جا سکتا' جس نے اس قدر احتیاط' اتنی پابندیوں' ایسے عفو و درگزر اور ایسے زریں اصولوں کے ساتھ زمین کا ایک چپہ بھی فتح کیا ہو۔ جس احتیاط اور جس عدل و انصاف کے ساتھ حضرت عمرؓ نے یہ علاقے فتح کئے حقیقت میں دوسرے فاتحین نے شہروں' دیہاتوں' قلعوں' بازاروں' زمینوں اور جسموں کو فتح کیا جبکہ حضرت عمرؓ نے زمینوں اور جسموں کے ساتھ انسانی قلوب اور دماغوں کو بھی فتح کیا۔ ان کی سوچوں کا رخ بدل دیا ان کے عقائد میں زلزلہ برپا کر دیا۔ ان کے جذبات و خیالات میں انقلاب برپا کر دیا۔

انداز حکمرانی :

حضرت عمرؓ کا انداز حکمرانی بھی بے نظیر و بے مثال ہے احساس ذمہ داری نے ان کی راتوں کی نیند اڑا دی تھی' نہ دن کو سکون تھا اور نہ رات کو۔ ایک مرتبہ جب حضرت عمرو بن العاصؓ کے قاصد نے اسکندریہ کی فتح کی خبر مدینہ آنے کے کچھ دیر بعد آکر سنائی تو حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ تم مدینہ آتے ہی مجھ سے کیوں نہ ملے قاصد نے جواب دیا میں اس وقت مدینہ پہنچا تھا۔ جب آپ کے آرام کا وقت تھا' میں نے سوچا کہ آپ سو رہے ہوں گے' اس لئے میں نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے غلط خیال کیا' اگر میں دن کو سو جاؤں گا تو رعایا کا نقصان کروں گا۔ اور اگر رات کو سو جاؤں گا تو اپنا نقصان کروں گا' میں ان دونوں اوقات میں کیسے سو سکتا ہوں۔

☆...... ایک قافلہ مدینہ طیبہ سے باہر آکر اترا' اس کی خبر گیری اور حفاظت کے لئے خود تشریف لئے گئے دوران پہرہ ایک طرف سے آپ ایک بچے کے رونے کی آواز سنی ادھر متوجہ ہوئے۔ دیکھا کہ ایک شیر خوار بچہ ماں کی گود میں رو رہا ہے۔ ماں کو تاکید کی کہ بچے کو بہلائے' تھوڑی دیر بعد پھر ادھر سے گزر ہوا تو بچے کو برابر روتا پایا غصہ میں آکر فرمایا کہ تو بڑی بے رحم ماں ہے۔ اس نے کہا کہ درحقیقت بات یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حکم دیا ہے بچے جب تک ماں کا دودھ نہ چھوڑیں اس وقت تک ان کا وظیفہ مقرر نہیں کیا جائے گا' میں اس غرض سے اس کا دودھ چھڑانے کی کوشش کر رہی ہوں جس کی وجہ سے بچہ روتا ہے۔ حضرت عمرؓ کو اس بات سے رقت ہوئی اور کہا کہ ہائے عمرؓ! تو نے کتنے بچوں کا خون کیا ہو گا۔ اسی دن سے منادی کرا دی کہ بچے جس دن پیدا ہوں۔ اسی دن سے ان کے وظیفے مقرر کر دیئے جائیں۔

☆...... ایک مرتبہ رات کو دوران گشت ایک بدو کے پاس جا کر اس کے خیمے سے باہر زمین پر بیٹھ کر اس سے باتیں شروع کر دیں دفعتاً خیمے سے رونے کی آواز آئی! پوچھا کون روتا ہے؟ اس بدو نے کہا کہ میری بیوی ہے درد زہ میں مبتلا ہے' حضرت عمرؓ گھر آئے اور اپنی زوجہ ام کلثومؓ کو ساتھ لیا اور بدو سے اجازت لے کر اپنی زوجہ کو خیمے میں بھیجا تھوڑی دیر بعد بچہ کی پیدائش پر ام کلثومؓ نے حضرت عمرؓ کو پکار کر کہا کہ امیر المومنین اپنے دوست کو مبارکباد دیجئے امیر المومنین کا لفظ سن کر بدو چونک پڑا اور مئودب ہو بیٹھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں میرے بھائی! کچھ خیال نہ کر' کل میرے پاس آنا میں اس بچے کا وظیفہ مقرر کرا دوں گا۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو کسی بھی مذہب میں' کسی بھی ملک میں' دنیا کے کسی بھی دور میں ایسا حکمران دکھائی نہیں دے گا۔ جس کی بیوی یعنی خاتون اول دائیہ گیری کے فرائض سرانجام دیتی ہو اور وہ خود راتوں کو اٹھ کر پہرہ دیتا ہو۔

عدل و انصاف :

فاروق اعظم کے دور خلافت میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک عدل و انصاف اور امن و امان کی حکمرانی تھی۔ کسی کو ظلم کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی اور اگر کسی سے ظلم کا ارتکاب ہو بھی جاتا تو اس سے بدلہ لیا جاتا۔ خواہ وہ شاہ ہو یا

گدا ہو۔ ایک مرتبہ جبلہ بن الایہم غسانی' شام کا مشہور رئیس بلکہ بادشاہ تھا۔ اور مسلمان ہو گیا تھا طواف کعبہ کے دوران اس کی چادر کا ایک گوشہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آگیا۔ جبلہ نے اس کے منہ پر تھپڑ کھینچ کر مارا اس نے بھی برابر کا جواب دیا۔ جبلہ غصہ سے بے تاب ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کی شکایت سن کر فرمایا تم نے جو کچھ کیا اس کی سزا پائی۔ اس کو سخت حیرت ہوئی اور کہا کہ ہم اس مرتبہ کے لوگ ہیں کہ جو شخص ہمارے ساتھ گستاخی سے پیش آئے تو وہ قتل کا مستحق ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جاہلیت میں ایسا ہی تھا۔ لیکن اسلام نے پست وبلند کو کمزور وطاقتور کو ایک کر دیا ہے۔

احتساب :

اپنے گورنروں اور عاملوں کی کڑی نگرانی اور احتساب فرماتے تھے' ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی اے عمرؓ! عاملوں کے لئے چند قواعد مقرر کرنے سے تم عذاب الٰہی سے بچ جاؤ گے۔ تمہیں یہ خبر بھی ہے کہ عیاض بن غنم جو مصر کا عامل ہے باریک کپڑے پہنتا ہے اور اس کے دروازے پر دربان مقرر ہے۔ حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلمہ کو بلا کر فرمایا۔ عیاض کو جس حالت میں پاؤ اسی حالت میں ساتھ لے آؤ۔ محمد بن مسلمہ نے وہاں پہنچ کر دیکھا تو واقعی دروازے پر دربان تھا۔ اور عیاض باریک کپڑے کا کرتہ پہنے بیٹھے تھے۔ اسی ہیئت اور لباس میں مدینہ لے کر آئے حضرت عمرؓ نے وہ کرتہ اتروا کے بالوں کا کرتہ پہنایا اور بکریوں کا ایک ریوڑ منگوا کر حکم دیا جنگل میں لے جا کر چراؤ۔ عیاض کو انکار کی مجال کہاں' مگر بار بار کہتے تھے کہ اس سے مرجانا بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھ کو اس سے عار کیوں ہے' تیرے باپ کا نام غنم اسی وجہ سے پڑا تھا کہ وہ بکریاں چراتا تھا۔ غرض عیاض نے دل سے توبہ کی اور جب تک زندہ رہے اپنے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیتے رہے۔

شہادت :

اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ ہر دن کے لئے رات ہے اور ہر بہار کے لئے خزاں ہے۔ سیدنا عمر فاروقؓ جب دنیا کے سامنے اسلام کے عادلانہ نظام کو عملی طور پر قائم کر چکے تو ان کی زندگی کی شام ہو گئی' مگر ایسی شام جس پر ہزاروں روشن صبحیں قربان کی جاسکتی ہیں' حضرت عمرؓ ہمیشہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے شہادت عطا فرما اپنے راستہ میں اور موت دے اپنے رسول ﷺ کے شہر میں' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی یہ دونوں دعائیں قبول فرمالیں۔

ہوا یوں کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابو لولو فیروز نہاوند کا رہنے والا تھا وہ ایک روز حضرت عمرؓ سے مل کر کہنے لگا۔ میرے آقا نے میری طاقت سے زیادہ مجھ پر محصول مقرر کر رکھا ہے۔ آپؓ کم کرا دیجئے' حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہارا محصول کتنا ہے؟ اس نے کہا دو درہم یومیہ۔ آپؓ نے پوچھا تم کام کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا نجاری' نقاشی' آہن گری۔ حضرت نے فرمایا کہ تین پیشے تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ اس کے باوجود بھی تم شکایت کرتے ہو' میرے خیال میں تو یہ رقم تمہارے پیشوں کے اعتبار سے زیادہ نہیں ہے۔ باتوں باتوں میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم چکیاں بنانا جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔ آپؓ نے فرمایا مجھے ایک چکی بنادو' اس نے جواب دیا اگر میں زندہ رہا تو آپ کو ایسی چکی بنا کر دوں گا جس کی شہرت مشرق ومغرب تک پھیل جائے گی۔ یہ کہہ کر وہ تو واپس چلا گیا۔ حضرت عمرؓ کی نگاہیں دور تک اس کا تعاقب کرتی رہیں' پھر آپ نے فرمایا اس غلام نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے۔ چنانچہ ایک دن حضرت عمرؓ حسب معمول فجر کی نماز پڑھانے مسجد نبوی میں تشریف لائے' صفیں سیدھی کرا کے نماز کی نیت باندھ لی۔ یکایک ابو لولو جو نمازیوں میں شامل تھا ایک دو دھاری خنجر لئے آگے بڑھا اور نہایت پھرتی سے حضرت عمرؓ پر چھ وار کئے۔ جن میں سے ایک ناف کے نیچے لگا یہ حملہ اتنی تیزی اور اچانک ہوا کہ لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ صفیں درہم برہم ہو گئیں۔ لوگ ابو لولو کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے لیکن اس نے دائیں بائیں خنجر چلانا شروع کر دیا۔ جس سے تیرہ آدمی زخمی ہو کر پڑے آخر ایک شخص نے اسے قابو کر لیا۔ جب اس کو یقین ہو گیا کہ وہ اب بچ نہیں سکتا تو اس نے اپنے ہی خنجر سے خودکشی کر لی۔ جب لوگ حضرت عمرؓ کی طرف بڑھے تو دیکھا کہ آپ کے خون سے زمین سرخ ہو رہی ہے۔ مرہم پٹی کا ارادہ کیا مگر آپؓ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ اور آپؓ نے بھی زخمی حالت میں نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ نے پوچھا ان کا قاتل کون ہے؟ بتایا گیا ابو لولو حضرت عمرؓ خوش ہوئے فرمایا الحمدللہ! میرا قاتل مسلمان نہیں ہے' جب لوگ آپ کو مسجد سے اٹھا کر گھر لائے تو طبیب آیا اس نے دوا پلائی جو پیٹ کے زخم سے باہر نکل آئی یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کو یقین ہو گیا کہ اب دوا نہیں بلکہ دعا کی قبولیت کا وقت آگیا ہے۔ اس یقین کے بعد حضرت عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کو ام

المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ جاکر ان سے عرض کریں کہ میری خواہش ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کے پاس اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے خوشی اجازت دے دی لیکن آپ نے پھر بھی وصیت فرمائی کہ کہیں حضرت عائشہؓ نے خلافت کے اثر یا تکلف سے اجازت نہ دی ہو۔ اس لئے میرے مرنے کے بعد مجھے غسل اور کفن دینے کے بعد میرا جنازہ ان کے دروازے پر لے جانا اور پھر عرض کرنا کہ عمرؓ اجازت چاہتا ہے کہ اسے آپ کے حجرے میں اس کے دو محترم رفیقوں کے برابر دفن کیا جائے۔ اگر حضرت عائشہؓ اجازت دے دیں تو مجھے وہاں دفن کرنا ورنہ جنت البقیع لے جانا۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ والد کی وفات کے بعد ہم ان کا جنازہ ان کی وصیت کے مطابق حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے دروازے پر لے گئے اور ان سے اجازت طلب کی۔ انہوں نے خوشی اجازت دے دی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پہلو بہ پہلو روضہ رسول ﷺ میں دفن کئے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے برابر دفن کئے گئے اور حضرت عمرؓ آپ کے پہلو کے متوازی دفن کئے گئے ۶۳ سال کی عمر میں یکم محرم الحرام کو آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت علیؓ آپ کے جنازے پر آئے اور فرمایا دنیا میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص تھا جو اس کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو فاروق اعظمؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حاجی محمد عبداللہ مینگل کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی مجلس شوریٰ کے رکن مجلس کے سرگرم رہنما حاجی محمد عبداللہ مینگل کے بڑے صاحبزادے حاجی غلام اللہ مینگل گزشتہ دنوں ایک ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے مرحوم صوم و صلوٰۃ کے انتہائی پابند اور مذہبی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور حاجی محمد عبداللہ سمیت دیگر تمام اہل خانہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے عالمی مجلس کے تمام اراکین حاجی محمد عبداللہ کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر او نیو نزد حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503

مولانا عبدالکریم کلاچوی

امیر شریعتؒ کی پانچ باتیں

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی پانچ اہم باتیں جو کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالکریم کلاچوی مدظلہ العالی نے خود سنیں اور نوٹ کیں شائع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں......(مدیر)

میں ان خوش نصیب طالب علموں میں ہوں جنہوں نے حضرت امیر شریعتؒ کو امیر شریعت سمجھ کر دیکھا اور اسے میں فیمابینی وبین اللہ بڑی سعادت سمجھ رہا ہوں۔ والحمدللہ! اپنے بے ہمتی اور بے عملی کے باعث اگرچہ حضرت سے استفادہ کا بے حد تھوڑا وقت ملا میں نہ تو آپ کی قیادت میں کوئی ملکی یا سیاسی کام کر سکا اور نہ ہی کوئی ملی اور مذہبی خدمت۔ چند ارشادات جو گوش ہوش سے سننے کی سعادت میسر ہوئی وہ پلے باندھ لیں اور جب بھی اور جہاں بھی تھوڑی بہت ملک و ملت کے لئے کوئی حرکت کی تو انہیں پیش نظر رکھا ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)...... ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ کی بات ہے میں خیر المدارس جالندھر میں خیر الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمدؒ صاحب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رائے پوریؒ سے مشکوٰۃ شریف' جلالین شریف اور اس درجہ کی دوسری کتابیں پڑھ رہا تھا کہ حضرت امیر شریعت جالندھر تشریف لائے وہاں کسی بزرگ کی درگاہ کے سامنے بڑا میدان تھا وہیں حضرت کی تقریر تھی دوسرے طلباء کے ساتھ میں بھی جلسہ میں گیا فوجی بھرتی کے خلاف حضرت تقریر فرما رہے تھے۔ آیت کریمہ: ان الملوک اذا دخلوا قریہ افسدوھا الخ...... کی اپنی ساحرانہ لہجہ سے تلاوت فرمائی تشریح اول سے آخر تک شیخ سعدی کے مشہور لطیفہ سے فرماتے رہے۔ شدیم گوپندے راورگے انج درمیان میں کوئی نوجوان اٹھا اس نے کہا شاہ جی اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کو اہل ایمان کے ساتھ اقرب الی المودہ قرار دیا ہے جبکہ آپ کا سارا زور خطاب ان کے خلاف ہے اور مشرکین سے ملے ہوئے ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ بیٹھ گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ عزیز اگلی آیات کی تلاوت آپ کرتے ہیں یا میں ہی کروں وہ تو زمین ہو لے تو بولے میری کیا مجال کا مصداق رہا حضرت نے ذالک بان منهم قسیسین و رہبانا الخ...... آیات تلاوت فرمائیں ایسا معلوم ہونے لگا کہ سائنس جدید صحیح کہتی ہے کہ آسمان ساکن ہے اور زمین متحرک اسی دوران حضرت الاستاذ مولانا محمد عبداللہ صاحب جو اسٹیج پر تشریف فرما تھے نے آیت کریمہ: لاینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین...... کی طرف دبی زبان سے کچھ اشارہ فرمایا' شاہ جیؒ نے بلند آواز سے فرمایا:

"مولانا فکر نہ کریں میں جس دن احرار میں شامل ہوا اس رات سارا قرآن دیکھ لیا تھا۔"

یہی سنانا مقصود تھا میں اس سے یہ سمجھا کہ ملک و ملت کی کوئی خدمت بالخصوص اجتماعی طور پر کرنے کا ارادہ ہو تو پورے غور و خوض کے بعد علی وجہ البصیرت اس میں شامل ہونا چاہئے۔ یوں جوش میں آ کر آج شامل ہو گئے اور کل کسی نے ادھر ادھر کی باتیں سنائیں تو ساری عقیدت ختم۔ اسی وجہ سے آج روز مرہ کے عہد و مواثیق کی جو مٹی پلید ہو رہی ہے۔ انہوں نے حضرت شاہ جیؒ کا یہ ارشاد یا تو سنا نہیں اور یا پھر سمجھا نہیں۔

(۲)...... "آہ کہ دین اسی راستہ سے واپس جا رہا ہے۔"

ایک دفعہ ملتان میں غالباً وفاق المدارس کی کسی میٹنگ میں شریک ہو کر میں حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ساتھ حضرت شاہ جیؒ کی زیارت کو حاضر ہوا۔ حضرت قاسم العلوم سے نکل کر اپنے دولت کدہ پر تشریف لے جا رہے تھے الوداعی مصافحہ کے وقت حضرت مولانا نے صرف باالخیر پانچ روپے کا نوٹ حضرت کے ہتھیلی میں چھپا کر رکھا۔ حضرت شاہ جیؒ نے اسے سر پر رکھا اور فرمایا حضرت چھپاتے کیوں ہیں یہ تو میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ مجھے شیخ الحدیث ہدیہ دے رہے ہیں۔ اسی دوران کھڑے کھڑے کچھ لطائف اور ظرائف بھی سنائے سامعین کی جگہ صرف ہم دو تھے۔ اسی میں حضرت نے ایک درد بھری آہ کے ساتھ یہ بھی فرمایا حضرت ہمارے انہی مدارس کے ذریعہ دین ہندو پاک میں آیا اور اب اسی راستے سے واپس جا رہا ہے۔

کچھ کچھ تو اس وقت بھی اپنی غفلتوں اور بداعمالیوں کا اندازہ لگاتے ہوئے اس آہ کے مندرجات سمجھ میں آنے لگے۔ لیکن جب سے دشمنان صحابہ کرامؓ سے گٹھ جوڑ شروع ہونے لگا ہے اور جب سے ان اعداؤ دین اعداؤ قرآن کو مسلمان کہلوانے پر زور دیا جا رہا ہے اور یہ سارا سکوت فی الحق دینی مدارس کے ذریعہ دینی خدمات کی فہرست میں گنوانے کا کاروبار شروع ہو چکا ہے تو حضرت شاہ جیؒ کی فراست مومنانہ پر جان و دل سے قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

(۳)...... علماء امت کی پولیس ہے:

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان (جو بندہ کی مادر علمی ہے...... مرتب) میں کسی سالانہ اجتماع کے موقع پر طلباً کی ایک مجلس میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرمایا کہ "علما کا کام تو قوانین اسلامیہ کی حفاظت ہے یہ امت کی پولیس ہے اور پولیس کی نمک حلالی یہ ہے کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو پکڑے چاہے اس کا باپ ہو یا بیٹا کوئی بڑا افسر بھی کیوں نہ ہو اسے بھی پکڑے ورنہ پولیس والا حرام خور ہوگا۔ جو کسی کی شخصیت کا تو خیال رکھے مگر قانون کی حفاظت کا خیال نہ رکھے" فرمایا یہی ڈیوٹی علماً کی ہے قانون شریعت کی جو بھی مخالفت کرے گا علماً کا فرض ہے کہ اسے پکڑیں کسی کا لحاظ کئے بغیر فرمایا کہ حکیم الاسلام نے فرمایا کہ بزرگوں سے اختلافی بات کہنی ہو تو دروازہ بند کر کے اندر کہیں باہر کہیں گے تو ہم کسی کا لحاظ کئے بغیر اسے پکڑلیں گے چاہے عدالت میں پہنچ کر چھوٹ بھی جائیں۔"

سوچتا ہوں کہ اب ہم میں کتنے ہیں جو یہ فریضہ ادا کر رہے ہیں؟ کسی بڑے دینی پیشوا کے مقابلے میں ہم حق گوئی کر سکتے ہیں۔ کسی بڑے عالم کی حق پرستی کے نام سے پگڑی اچھال سکتے ہیں کسی جابر حکومت کے خلاف کلمہ حق کہہ کر زندہ باد ہو سکتے ہیں لیکن کیا کسی گروپ یا کسی سیاسی رفیق کو قانون شریعت کے پرخچے اڑاتے ہوئے دیکھ کر ہم اسے ترچھی نگاہ سے دیکھنے کی توفیق بھی رکھتے ہیں۔ واقعات کی زبان سے اس کا جواب نفی میں ہو گا کاش کہ شاہ جیؒ کا یہ ارشاد آج ہمارا رہنما بن سکتا اور ہر موڑ پر ہم اس پر عملدر آمد کر سکتے۔

(۴)...... علما کا کام رہنمائی ہے نہ کہ نمائندگی

غالباً ڈیرہ ہی میں کسی نشست عام یا خاص میں حضرت شاہ جیؒ کا یہ ملفوظ بھی سامعہ نواز ہوا کہ علماً کا کام قوم کی نمائندگی نہیں کہ قوم جو چاہے آگے نکل کر اور کچھ قربانی دے کر "یقدم قومہ" کا ہر حال میں مصداق بنے تاکہ قوم سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر سکیں چاہے وہ ہلاکت کے گڑھے کی طرف جارہی ہو۔ بلکہ علما کا کام قوم کی رہنمائی ہے جو راستہ چاہے قوم اسے ہزار بار ناپسند کرے خدا تک پہنچانے والا ہو وہی انہیں دکھلائے اسی پر چلنے کے لئے اس کو آمادہ کرے اور خود اسی پر چلنے کا نہ صرف عزم عہد کرے بلکہ عمل بھی کرے۔ اب ہم کیا کر رہے ہیں قوم کی رہنمائی یا نمائندگی؟

اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی و فرادی ثم تتفکرو

یہ فیصلہ "استفت قلبک" کے ارشاد نبوی علے قائلہ الصلوٰۃ میں مضمر ہے۔

ہماری نظر عوام پر رہتی ہے عوام جو چاہیں ہم ان کے منہ سے نکل کر اپنی زبان سے کہہ دیتے ہیں۔ زبان میری ہے بات ان کی...... افغانی بارہ سال سے کفر کا مقابلہ کر رہے تھے۔ پندرہ لاکھ کے لگ بھگ افغان شہید ہو گئے ہزاروں علما گرفتار ہوئے سینکڑوں خانقاہیں سینماؤں میں تبدیل ہو گئیں۔ ہم نے ان کے لئے ایک جلوس بھی نہ نکالا۔ اور جب عوام نے چاہا تو ہم نے لاتعداد جلوس عراق کے صدر کے لئے نکالے یہ شوراشوری اور وہ خاموشی کس بات کی غماز ہے کہ ہم نمائندگی کر رہے ہیں یا رہنمائی۔ شاہ جیؒ پر خدا کی ہزاروں رحمتیں کہ وہ آج ہم میں موجود نہیں مگر ان کی ہدایات اب بھی ہماری رہنمائی کر رہی ہیں۔ فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ لیکن سننے والے کان کہاں؟ الہم آذان لا یسمعون بہا۔

(۵) ع: مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

غالباً ۴۲ء۔۱۹۴۳ء کی بات ہوگی کہ شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سیرت کے ایک جلسہ میں تشریف لائے۔ حضرت امیر شریعتؒ اور حضرت مولانا گل شیر مرحوم شہید بھی تشریف لائے تھے۔ عیدگاہ کلاں میں نماز جمعہ کے بعد حضرت شیخؒ کا خطاب تھا جلسہ کی صدارت حضرت شاہ جیؒ کو کرنی تھی۔ حضرت شاہ جی بجائے کرسی کے اسٹیج پر بیٹھے حضرت مدنیؒ نے دو چار بار اشارہ کیا کہ حضرت کرسی صدارت کو سنبھالیں حضرت شاہ جیؒ معذرت فرما رہے تھے آخر میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا شاہ جیؒ میں حکم دیتا ہوں کہ کرسی پر بیٹھئے۔ شاہ جیؒ نے فرمایا لاؤ بھائی کرسی لاؤ اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ شاہ جیؒ ایک سیکنڈ میں کرسی پر بیٹھے اور کرسی کو سرکا یا اور کہا حضرت حکم کی تعمیل کردی مزید بیٹھنے کی ہمت نہیں۔

دوسرے دن جب حضرت شیخؒ رخصت ہو رہے تھے اور قیام گاہ سے موٹر تک بہت زیادہ ہجوم تھا حضرت شاہ جیؒ کمرہ قیام سے باہر نکلے اور للکار کر فرمایا:

"راستہ چھوڑو ورنہ ہم ڈنڈا چلائیں گے۔" حاضرین کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلنے لگی اور لوگوں نے راستہ دے دیا جب حضرت شیخؒ کو کار میں بٹھلایا تو حضرت شاہ جیؒ نے یہ شعر عجیب انداز سے پڑھا۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

ساقی کے لفظ پر جب شاہ جیؒ نے حضرت شیخؒ کی طرف اشارہ کیا تو سینکڑوں آنکھیں بے اختیار نمناک ہو گئیں اور آنسو بہہ نکلے۔

اب نہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

☆☆......☆☆

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مردِ قلندر، مجاہدِ اسلام

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

اس دنیا میں ایسے لوگ بھی اللہ نے پیدا کئے ہیں جن میں اعلیٰ صفات موجود تھیں۔ حق گوئی، بہادری و شجاعت، سخاوت، ریاضت، عبادت و عاجزی و انکساری، انہی صفات سے آراستہ ہمارے قائد اور مرد قلندر حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ تھے۔

سالن میں پانی غریب کی مہمان :

آپ کے داماد حضرت مولانا نذیر احمد صاحب صدر سپاہ صحابہ ضلع مانسہرہ نے بیان فرمایا کہ جب سالن تیار ہوتا تو حضرت پوچھتے "سالن تیار ہے؟" ہاں میں جواب ملتا تو فوراً لوٹے میں پانی لیتے اور اس سالن میں ڈال دیتے۔ اور گھر والے کہتے "حضرت یہ کیا کیا؟" حضرت فرماتے اس کو خوب گرم ہونے دو، پڑوس میں یتیم ہیں ان کو کون دے گا اور ساری زندگی یوں ہی بسر ہو گئی۔

مظہر خدا کا خاص کرم اس کے ساتھ ہو
دکھیوں درد مندوں کا درمان چل بسا

آدھی رات اور یتیم کے سر پر ہاتھ :

مولانا نذیر احمد آپ کے داماد نے بیان کیا کہ آدھی رات پڑوس میں یتیم بچوں کے رونے کی شدید آوازیں آئی۔ آپ اٹھے اور پوچھا کیا بات ہے؟ بچوں کی ماں نے بتایا کہ اب بچے بھوکے ہو چکے ہیں۔ حضرت گھر میں تشریف لائے تو کچھ بھی نہ تھا، اسی وقت ہوٹل پر تشریف لے گئے ہوٹل والے کو جگایا، ہوٹل والے نے کہا آدھی رات اور آپ؟ حضرت نے فرمایا آپ فوراً کھانا تیار کریں، کھانا تیار ہوا اور حضرت نے لاکر ان یتیم بچوں کو کھلایا جب وہ سیر ہو گئے تو مسکرائے۔ حضرت نے اللہ پاک کی تعریف کی اور حضرت عمرؓ کی سنت کو زندہ کر دیا۔

عقبیٰ کی فکر میں اسے دنیا کا غم نہ تھا
دنیا سے جیسے جھاڑ کر دامان چل بسا

اب رزق آگیا، جانا محال ہو گیا :

آپ کی وفات کے دن جب کہ راقم الحروف بھی موجود تھا۔ مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالحکیم مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہم ایک مرتبہ حضرت کی ملاقات کے لئے پنڈی سے حاضر ہوئے۔ کافی گفتگو کے بعد ہم نے اجازت چاہی۔ حضرت خاموش تھے نہ اجازت دیتے نہ ہی روکتے۔ چند منٹ کے بعد ایک بچی آئی اور اس نے کوئی دوائی لی، اب دوائی کی رقم حضرت کے ہاتھ میں لی ہوئی تھی۔ اور الٹ پلٹ رہے تھے اور فرمایا آپ حضرات کی روزی آ چکی ہے، آپ اب نہیں جا سکتے چونکہ گھر میں پہلے کچھ نہ تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کے لئے بھیجی ہے۔

پرانی روٹی مزے لے کر کھائی :

ایک دوست نے بیان کیا جو خود اس وقت وہاں پنڈی میں موجود تھے کہ حیدر آباد سے سات دوست کچھ کام کے لئے آئے۔ حضرت نے فرمایا کہ کیا کھانا کھایا ہے یا نہیں۔ حضرت نے ان کے لئے کھانا منگوایا اور انہوں نے کھایا اور روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر الماری میں رکھ دیئے۔ اللہ کی شان کہ ایک ہفتہ بعد پھر وہی دوست تشریف لائے اور حضرت ہی کے ہاں کھانا کھایا۔ حضرت نے ان کو کھانا کھلا کر خود ہی وہ پرانے ٹکڑے لئے اور کھانا شروع کیا اور وہ لوگ بھی حیران تھے کہ قومی اسمبلی کا ممبر اور ایک ہفتے کے پرانے ہمارے بچے ہوئے ٹکڑے کھا رہا ہے۔ حضرت سے ایک نے پوچھا حضرت یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: رزق آخر رزق ہی ہے، کھا کر پیٹ ہی بھرتا ہے۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد تازہ کر دی۔

آہ کس کی موت سے سارے جہاں افسردہ ہیں
غمزدہ ہے یہ زمین اور آسماں افسردہ ہیں

مولانا ہزارویؒ ایک عظیم انسان کا نام تھا، مولانا ہزارویؒ ایک تاریخ کا نام تھا، مولانا ہزارویؒ ایک جماعت کا نام تھا، مولانا ہزارویؒ جرأت و بہادری کا نام تھا۔

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کو شعائر اسلام کے مذاق اڑانے سے مکمل پابند کیا جائے

گزشتہ دنوں میں نوشہرو فیروز کی تحصیل کنڈیارہ کے قریب متھر کمال ڈیرہ میں قادیانیوں نے کلمہ توحید کی توہین کا ارتکاب کر کے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے اور حکومت کی ناکامی اور فرض شناسی کو فراموش کرنے کا واضح دلیل پیش کیا ہے۔ اس لئے ہم سب مسلمان مل کر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو ملک و ملت کے قانون کا پابند بنایا جائے ورنہ حالات خراب کرنے کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی کمال ڈیرہ میں علی نامی شخص کھوڑ ذات کا ویڈیو ٹیپ ٹیلیویژن کا مستری ہے اور اپنی دکان پر سر عام کلمہ توحید اور نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر کی تصویر لگائے بیٹھا ہے اور ہر کام کروانے والا شخص کو دعوت مرزائیت دیتا ہے اور لٹریچر پڑھاتا ہے ہم علاقہ کے علماء کرام و ذمہ دار جماعت کے وفد کی صورت میں ایس ایچ او و ڈی ایس پی کو درخواست پیش کی مقدمہ درج کرنے سے انھوں نے انکار کیا اور تصویر اتروانے کا وعدہ کیا لیکن ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس خبیث علی قادیانی کو مثالی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی دشمن کو قانون ہاتھ میں لینے کی جرأت نہ ہو سکے اور مسلمانوں کی غیرت ایمانی کی پامالی کا اسلام دشمن گروہ نہ سوچ سکے۔

قادیانیت کا تعاقب اس وقت تک جاری رہے گا جب تک یہ ناسور جڑ سے ختم نہیں ہو جاتا............

(مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری)

گولارچی رپورٹ (حکیم سعید انجم راجپوت ناظم اعلیٰ گولارچی یونٹ) قادیانیت کے تعاقب میں ہماری چوتھی نسل بر سر پیکار ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک قادیانیت کا ناسور جڑ سے ختم نہیں ہو جاتا۔ یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے ہفتہ ختم نبوت کے سلسلے میں گولارچی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہم دین و دنیا دونوں میں سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں' انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے ناسور کے ذریعے دین اسلام میں گندگی پھیلانے کی سازش کی جا رہی ہے مگر باطل کے انجام کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے' اس وقت مسلم امت کی نوجوان نسل کو عیسائیت' قادیانیت' یہودیت تحریک گوہر شاہی وغیرہ کے ذریعے جس طرح گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بہت ہی تشویشناک ہے اس طرح نوجوان نسل کو اسکولوں کالجوں میں جو معاشرہ دیا جا رہا ہے اور تعلیمی میدان سے ان میں عیسائیت تہذیب و ثقافت کا سبق دیا جا رہا ہے' اس سے مسلمانوں کا تشخص تباہ ہو رہا ہے' اس لئے مسلمانوں خاص کر والدین اور علماء کرام پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس وقت عقیدہ کے لحاظ سے ضروری ہے کہ تمام ارتدادی اور گمراہ کن سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے تبلیغی جماعت سے نوجوان نسل کو وابستہ کر کے عقائد اور اعمال کی تربیت دی جائے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے مدیر مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے لادینی قوتوں نے مختلف اوقات میں امت مسلمہ کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں اور آخر میں قادیانیت کے ذریعے مسلمانوں کے عقیدہ میں دراڑ ڈالنے کی کوشش کی گئی جو الٹ ہو گئی' انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے اردگرد کے ماحول پر نگاہ رکھے کہ قادیانی گروہ یا کوئی باطل فرقہ اسلام کی آڑ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہا ہے نوجوان نسل کے ذہن کی غلط آبیاری کی کوشش تو نہیں ہو رہی ہے' اگر کوئی ارتدادی سرگرمیاں نظر آئیں تو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اس کے سدباب کے لئے کوشش کی جائیں' انہوں نے کہا کہ آج بھٹکی ہوئی انسانیت کو عمل کے ذریعے دین کی تبلیغ کی جا سکتی ہے' مسلمانوں کی معمولی سی محنت سے امریکہ اور یورپ خوفزدہ ہے اگر ہم صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں تو پوری دنیا کو سرنگوں کیا جا سکتا ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر مولانا احمد میاں

حمادی نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ پر تمام فرقوں کے مسلمان متحد ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ آج ہم نے عظمت و ناموس رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت سے توجہ ہٹادی ہے' آج علماء سے لے کر عوام تک سیاستدانوں سے لے کر سیاسی ورکروں تک ہر ایک کی توجہ اور سرگرمیاں صرف مسلک فرقہ واریت نسلی عصبیت تک محدود ہو گئی ہیں' ظاہر ہے جس دھرتی پر محبوب رب ذوالجلال حضور اکرم ﷺ کی عزت و عظمت جو ختم نبوت کا تمسخر ہو گا اہانت ہو گی اور آپ ﷺ کے گستاخ و دشمن قادیانی لابی کو قانونی تحفظ فراہم کیے جانے کی باتیں ہوں گی تو خدا کا عذاب نازل ہو گا بدامنی کی صورت میں' مولانا احمد میاں حمادی نے قادیانیت کے ناپاک عقائد و عزائم سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور کہا کہ لادینی قوتوں کا پیدا کردہ فتنہ قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے لہذا اس کی جلد از جلد سرکوبی کی ضرورت ہے اور قادیانیوں نے اپنے عقائد کی ترویج کے لئے دیہی علاقوں کو ٹارگیٹ بنا کر کام شروع کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں سادہ لوح عوام کے سامنے اسلامی شعائر کا استعمال کر کے انہیں دھوکہ دے رہے ہیں' لیکن قادیانی عقائد کا پردہ چاک کر دیا جائے گا وقت آگیا ہے کہ مسلم نوجوان عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں آئیں' مولانا عبداللہ سندھی نے کہا کہ کسی بھی قادیانی کی جانب سے دین اور شان رسالت ﷺ پر جان دینے کو اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے عقائد سے باز آجائیں' مولانا غلام محمد سومرو نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا بنیادی مقصد امت مسلمہ کو ایک لڑی میں پرونا ہے' مختلف ادیان کے اتحاد کا نعرہ دین اسلام کے خلاف عظیم سازش ہے۔ مولانا عبدالجبیر ہزاروی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد امت محمدیہ کو سربلندی عطا کی گئی ہے' انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر آج تک امت محمدیہ نے کسی جھوٹے مدعی نبوت کو قبول نہیں کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے کہا کہ آج قادیانی جماعت غریب مسلمانوں کو نوکریوں اور یورپی ممالک میں سیاسی پناہ اور ویزے کے عنوان سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے اب مسلمانوں کو ہوشیار اور خبردار رہنے کی ضرورت ہے' ایسی تمام امدادی سرگرمیوں کا بائیکاٹ کیا جائے جس کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ کرنے کی کوشش کی جائے' خاص کر قادیانیوں کی ارتدادی اور رفاہی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی یونٹ کے امیر مولانا حکیم محمد عاشق نے کہا کہ گزشتہ پانچ برسوں میں دیکھنے میں آرہا ہے کہ پاکستان کی اقلیتیں اپنی حدود سے تجاوز کر کے اسلامی قوانین کے نفاذ میں رکاوٹ بن رہی ہیں اور جب بھی مسلمان اسلامی نظام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں عیسائیت اور دیگر اقلیتیں اس کے خلاف احتجاج شروع کر دیتی ہیں' لہذا قادیانیت' عیسائیت اور باطل فرقوں کی گمراہی سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے تاکہ مسلمان اپنی نئی نسل کو آئندہ زندگی کو کامیاب بنا سکتی۔ مولانا واحد بخش نے فتنہ قادیانیت کے متعلق عوام کو آگاہ کیا۔ ختم نبوت یونٹ گولارچی کے ناظم اعلیٰ حکیم سعید انجم راجپوت نے کہا کہ قادیانیوں اسلام قبول کر لو اب بھی وقت ہے فکر کر لو ورنہ رسوائی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس موقع پر ختم نبوت گولارچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ مسلمان آج بھی ہر مکتبہ فکر سے آزاد ہو کر قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے خلاف متحد ہیں انہوں نے صدر پاکستان' وزیر اعظم پاکستان' وفاق کے وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت لکھا جائے تاکہ مسلمانوں کے ساتھ امتیاز ہو سکے' اس موقع پر اسٹیج سیکریٹری محمد اسلم مجاہد مختلف نعروں کے ساتھ اشعار کے ساتھ فرائض انجام دے رہے تھے اور فقیر محمد تیو' سوڑا خان' ملک شبیر مختلف نعت رسول مقبول ﷺ پڑھ رہے تھے۔ یہ کانفرنس نماز عشاء سے شروع ہو کر رات گئے تک جاری ہے۔ کانفرنس کے دوسرے روز ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا احمد میاں حمادی نے ختم نبوت گولارچی کے مختلف رہنماؤں' حاجی بلال احمد آرائیں' محمد اسلم آرائیں' مولانا محمد عاشق' حکیم سعید انجم راجپوت' ملک سعید احمد اعوان' حاجی ولی محمد' محمد اکرم شہباز' سرپرست اعلیٰ گولارچی یونٹ حاجی حمید اللہ خان آفریدی اور دیگر سے ملاقاتیں کیں اس موقع پر مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے گولارچی یونٹ کی کارکردگی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تمام عہدیداروں کو مبارکباد دی اور امید کی ہے کہ وہ ختم نبوت کے سلسلے میں خوب محنت سے کام کریں گے اس کے بعد مولانا اور دیگر ساتھی ٹنڈو غلام علی کے لئے روانہ ہو گئے۔

پاک فوج کے خلاف غیر ملکی سازش کا انکشاف

اسلام آباد (مظہر برلاس) پنجاب کے

وزیر برائے سماجی بہبود اور چیئرمین بیت المال پیر بن یامین رضوی نے انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ رمضان المبارک میں عورت فاؤنڈیشن نے لاہور میں ایک اجلاس بلایا جس میں بہت سی این جی اوز کے نمائندوں نے شرکت کی اور اجلاس میں پاک فوج کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا گزشتہ روز "اوصاف" کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے صوبائی وزیر نے انکشاف کیا کہ بیرونی امداد سے چلنے والی این جی اوز بڑی خاموشی سے ہمارے سماجی ڈھانچے کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہیں پاکستانی فوج' ایٹمی پروگرام اور دینی طبقہ ان کا ٹارگٹ ہے ان این جی اوز نے غیر محسوس انداز میں فوج اور ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے کے لئے لابنگ شروع کر دی ہے جس کی تفصیلات بعد میں بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ این جی اوز فرقہ واریت پھیلانے میں بھی ملوث ہیں میرے پاس ثبوت موجود ہیں کہ ایک ہی این جی اوز مختلف مذہبی گروہوں کی خلاف پمفلٹ چھاپ کر تقسیم کرتی ہے اور فساد کرا دیتی ہے تاکہ ملک میں دینی طبقہ کو بدنام کیا جا سکے انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ کچھ این جی اوز پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دلوانے کے لئے سرگرم ہیں انہوں نے کہا کہ لاہور کی ایک این جی اوز قرآن مجید کے خلاف سرگرم عمل ہے اور قرآن کے مقابلے پر زور کی تعلیم دے رہی ہے میرے پاس یہ ثبوت بھی موجود ہے کہ ایک این جی اوز مسلمان بچیوں کو تعلیم دے رہی ہے کہ نکاح کے بغیر مردوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ پنجاب میں وزارت سماجی بہبود کے تحت چھ ہزار این جی اوز رجسٹرڈ ہیں جن میں سے ۵۲ فیصد جعلی ہیں انہوں نے کہا کہ لاہور اور اسلام آباد کے علاوہ کراچی میں این جی اوز کا جال بہت مضبوط ہے اب انہوں نے صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر کا رخ کر لیا ہے ہمیں ٹھیک کام کرنے والی این جی اوز پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہم بیرونی امداد سے چلنے والی پاکستان دشمن این جی اوز پر ہاتھ ڈالیں گے انہوں نے کہا کہ چائلڈ لیبر کا شور مچانے والی این جی اوز پاکستانی برآمدات کے خلاف سازش کر رہی ہے اور ان این جی اوز کو مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کی بعض شخصیات تحفظ دیتی ہیں' پیپلز پارٹی کے دور میں ڈاکٹر شیر افگن نے ایک بل پیش کیا کہ تمام این جی اوز کو بیرونی ممالک سے اسٹیٹ بینک کے ذریعہ امداد ملے لیکن این جی اوز نے یہ بل سینٹ میں رکوا دیا۔

صدر پاکستان کے نام کھلا خط!

خدمت جناب محمد رفیق تارڑ صاحب

صدر پاکستان (اسلام آباد)

جناب عالی!

گزارش ہے کہ صوبائی وزیر سماجی بہبود پنجاب جناب پیر بن یامین صاحب کی پریس کانفرنس روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد ۳/مارچ کی فوٹو اور نشاندہی پمفلٹ کی فوٹو کاپی جناب کی خدمت میں روانہ ہیں امید ہے کہ پاکستان کی ان نام نہاد این جی اوز کے خلاف کارروائی کر کے پاکستان میں فرقہ وارانہ فساد کو ختم کرانے میں اپنی بھرپور ذمہ داریوں کا ثبوت دیں گے۔

جناب والا! آپ جیسے ذمہ دار سے یہ بات مخفی نہیں کہ این جی اوز کے پردے میں کون ہے؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

العارض

دین محمد فریدی

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ضلع بھکر گڈولہ روڈ بھکر

اظہار تعزیت

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شوریٰ کے رکن صاحبزادہ حافظ محمد عابد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کے نائب مدیر حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کی والدہ صاحبہ کی ناگہانی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کا ایک تعزیتی اجلاس صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین کی زیر صدارت ہوا۔

جس میں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اجلاس نے مجلس کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی کے صاحبزادے حافظ لال حسین کی وفات پر بھی تعزیت اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی ہے اجلاس میں حاجی سید شاہ محمد آغا مولانا عبدالواحد' حاجی خلیل الرحمن' حاجی نعمت اللہ خان' حاجی تاج محمد' چوہدری محمد طفیل احرار' حاجی محمد عارف بھٹی' مولانا عبدالرحیم رحیمی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' فیاض حسن سجاد' حافظ خادم حسین گجر اور غلام یٰسین آصف نے شرکت کی۔

ختم نبوت اسٹوڈینٹس اجلاس

ختم نبوت اسٹوڈینٹس گورنمنٹ تعلیم الاسلام (ربوہ) چناب نگر کا اجلاس وقاص احمد چوہدری سابقہ صدر کی زیر صدارت منعقد ہوا اور نئے عہدیداران کا چناؤ کیا گیا

اس موقع پر عنصر علی باجوہ اور سابقہ ارکان بھی شامل تھے۔ صدر ختم نبوت اسٹوڈینٹس جناب شفقت علی چوہدری سیکرٹری نائب صدر محمد سعید ملک نائب صدر شوکت حیات رجانہ جنرل

سیکریٹری نشر و اشاعت محمد کامران خازن ملک امیر محمد نائب خازن ساجد علی بھٹی مشیران عابد رشید خان' زاہد ندیم' عاصم لطیف' رخیان گل' عرفان احمد' ڈاکٹر جہانزیب ملک نے عہدوں کا حلف اٹھایا اور کہا کہ ہم زندگی بھر مرزائیت کے خلاف کام کریں گے اور ختم نبوت کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس موقع پر مولانا غلام مصطفیٰ خطیب مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کے مطابق فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کر رہی ہے۔

شیزان قادیانیت فروغ کیلئے سرگرم عمل

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) شیزان کے بارے میں جب مسلمان دوستوں کو بتایا جاتا ہے کہ یہ قادیانیوں کی فرم ہے اور شیزان کی مصنوعات خرید کر دراصل قادیانی جماعت کی مالی امداد کی جارہی ہے کیونکہ اس کی آمدنی کا کثیر حصہ قادیانی فنڈ میں جاتا ہے تو اس کے جواب میں سادہ لوح مسلمان (قادیانیوں کی دھوکہ دہی سے) کہتے ہیں کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی ہے اور اب قادیانیوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسے لاعلم لوگوں کے لئے روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہونے والی درج ذیل خبر آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے:

لاہور (اسٹاف رپورٹ) جماعت احمدیہ کے سیکریٹری امور عامہ اور شیزان انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر عیسٰی درو گزشتہ روز موٹروے پر ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ ان کی آخری رسومات آج ڈیڑھ بجے ظفر اللہ ہاؤس خورشید عالم روڈ پر ادا کی جائیں گی۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور صفحہ: ۸ مارچ ۹۹ء)

مسلمانوں سچے عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن کر شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے ختم نبوت کے مشن میں شامل ہوں۔

مولانا محمد صدیق صاحب رحلت فرماگئے

مولانا محمد صدیق صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بہت پرانے ساتھیوں میں سے تھے۔ ۸۴ سال کی عمر میں اندرون سندھ مختصر علالت کے بعد انتقال فرماگئے۔ ﴿اناللہ وانا الیہ راجعون﴾ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ تمام قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

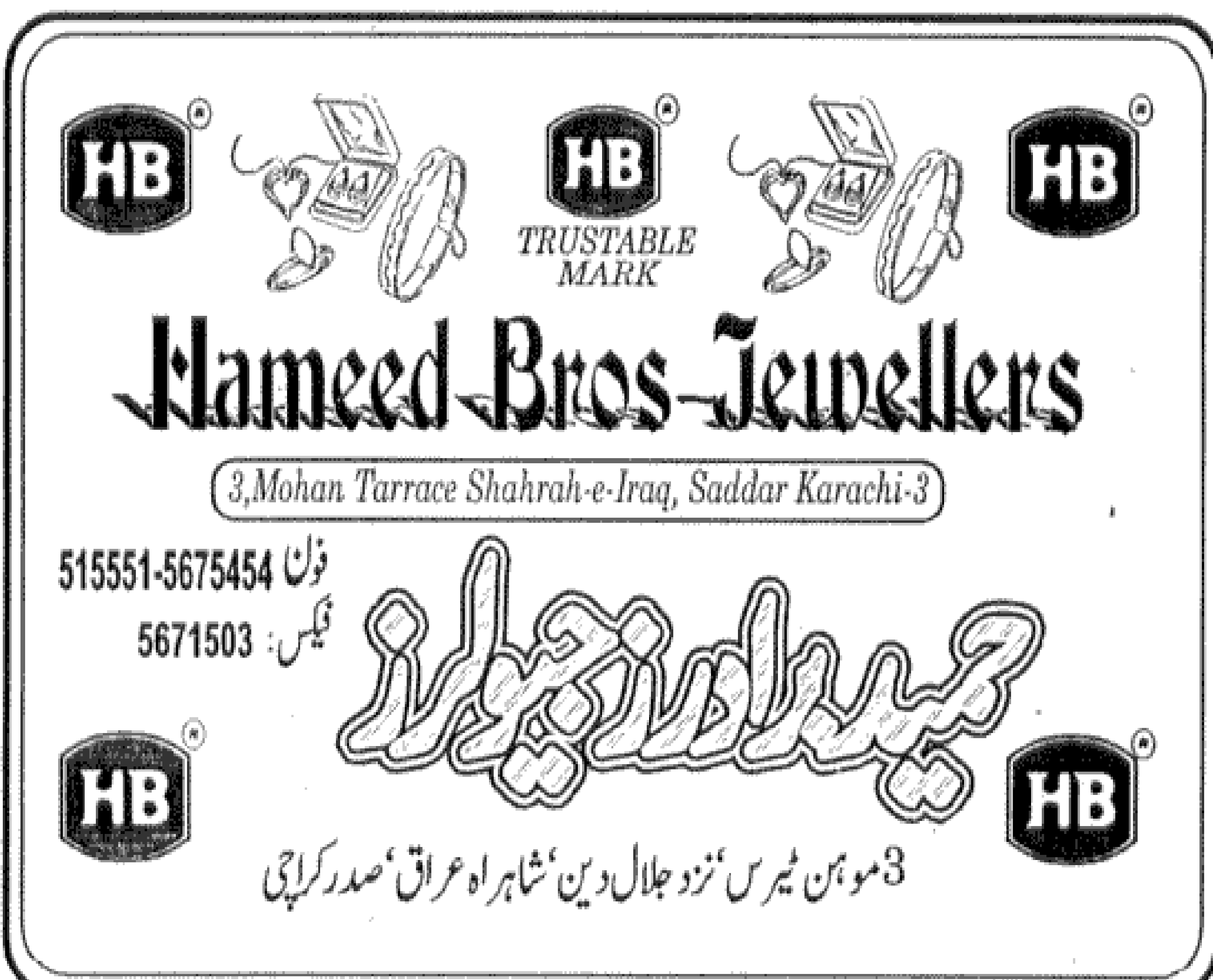

مرزا کافر ہے

عبدالحلیم اختر اچھڑیاں، مانسہرہ

تم لاکھ کرو انکار مرزا کافر ہے
دن رات برسے پھٹکار مرزا کافر ہے
ڈاکو ختم نبوت کا ہے چور لٹیرا ہے
لعنت دائم گلے کا ہار مرزا کافر ہے
انگریزوں کی شہہ پہ اے دجال کیا
لا نبی پر وار مرزا کافر ہے
کوئی فرشتہ ٹیچی ٹیچی ہے تو کوئی مٹھن لال
دغا باز عیار مرزا کافر ہے
"انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہوں میں"
اپنے منہ سے یہ اقرار مرزا کافر ہے
مرزائیو اگر عاقبت سنوارنی ہے
بھیجو لعنت بر مردار مرزا کافر ہے
شروع صدی میں مرزا آخر "یوسف لعین"
بدطنیت بد اطوار مرزا کافر
مجتہد، مہدی، ظل آخر کامل نبی
افرنگ کا زلہ خوار مرزا کافر ہے
جھوٹے نبی کا جھوٹا خلیفہ دیکھ اختر
بھاگا سمندر پار مرزا کافر ہے

تبصرۂ کتب

نام کتاب: الوسائل الی معرفۃ الاوائل
ترجمہ: حیرت انگیز اسلامی معلومات
مصنف: شیخ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطیؒ
مترجم: مولانا مفتی نور محمد چانگامی

"حیرت انگیز اسلامی معلومات" علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب "الوسائل الی معرفۃ الاوائل" کا اردو ترجمہ ہے، علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں علم و معلومات کا اس موضوع پر کہ "کونسی چیز یا کونسا کام سب سے پہلے ہوا، کس نے کیا اور کیسے ہوا" نہایت دلچسپ اور عجیب مجموعہ مرتب فرمایا تھا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فاضل مولانا مفتی نور محمد صاحب نے اس دلچسپ مجموعہ معلومات کا اردو داں حضرات کے لئے عربی سے سلیس اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ پہلو معلومات کا انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز ہے۔ ہلکے پھلکے انداز سے مختصر وقت میں بے شمار گوشوں سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ کتاب کی ترتیب محدثین کے طرز پر فقہی ابواب کے مطابق ہے جس سے قارئین کے لئے کسی ایک عنوان کی معلومات کے حصول میں بڑی آسانی ہو گی۔

"حیرت انگیز اسلامی معلومات" کے اس دلچسپ مجموعے کو "درخواستی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن" نے دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع کر کے تعلیم یافتہ حضرات اور طلباً کے لئے دینی ادبی اور تاریخی معلومات کے حصول کی بہترین خدمت انجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے...... (آمین)

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

نام کتاب	نام مصنف	قیمت
احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اخترؒ	۲۰
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	۱۵۰
تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۰۰
تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃	۸۰
تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃	۱۲۰
گفٹ فار قادیانیت (انگلش)	〃 〃	۱۲۵
عقیدہ حیات ونزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃	۴۰
احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	۱۲۰
خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
〃 〃 جلد دوئم	〃 〃	۱۲۰
سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ	〃 〃	۱۰۰
تحریف بائبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
مسئلہ رفع ونزول مسیحؑ	〃 〃	۱۲۰
عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گرداسپوریؒ	۲۵
ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھریؒ	۱۰
مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
تحفظ ختم نبوت	〃 〃	۷۰
نغمات ختم نبوت	〃 〃	۷۰
قادیانی افسانے	〃 〃	۴۰
رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۵۰
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃	۱۲۰
قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃	۱۰۰
رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	۱۰۰
قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
غدار پاکستان	〃 〃	۱۲۰
کادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
ہرچہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمن	۱۰
اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۵۰
الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	۱۵
بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد فتحی	۵۰

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون نمبر: 514122